روزنامہ الفضل

احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

1913ء سے جاری شدہ

☎ 047-6213029

C.P.L FR-10

مسیح موعود نمبر

21 مارچ 2015ء

21 امان 1394ہش

Web: http://www.alfazl.org Email: editor@alfazl.org

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

الہام 6 اپریل 1885ء: تیرے لئے شام کے ابدال اور عرب میں خدا کے بندے دعا کرتے ہیں۔ (تذکرہ ص100)

اہل عرب میں سے حضرت مسیح موعود کو قبول کرنے والے چند خوش نصیب

حضرت عبداللہ عرب صاحب

حضرت عبدالمحی العرب صاحب

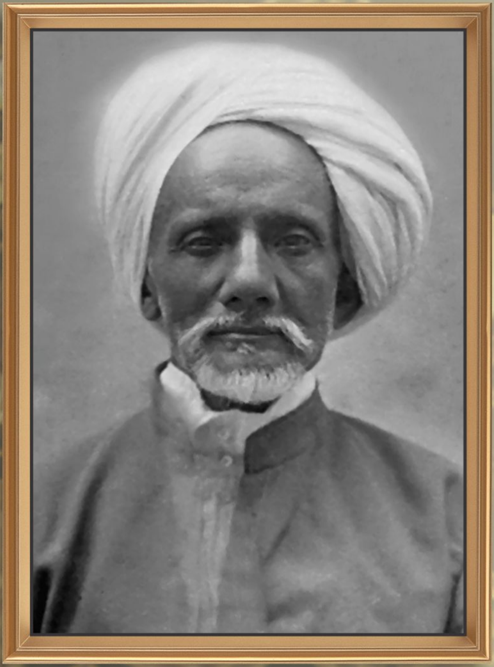

حضرت سیٹھ ابوبکر یوسف صاحب

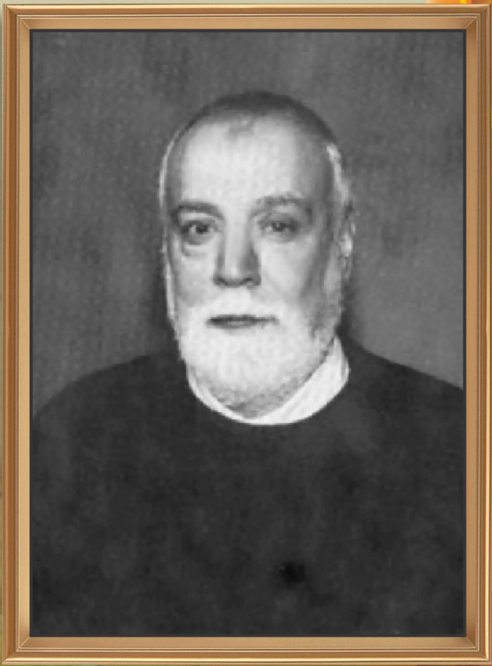

مکرم الحاج محمد حلمی شافعی صاحب

مکرم مصطفیٰ ثابت صاحب

مکرم خالد البراقی صاحب۔ قربان راہ مولیٰ

حضرت مسیح موعود نے اہل عرب کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا:

تم خدائے بزرگ و برتر کا سب سے چنیدہ گروہ ہو۔ کوئی قوم تمہاری عظمت کو نہیں پہنچ سکتی۔ تم شرف و بزرگی اور مقام و مرتبہ میں سب پر سبقت لے گئے ہو......

اے اس سرزمین کے باسیو جس پر حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کے مبارک قدم پڑے اللہ تم پر رحم کرے اور تم سے راضی ہو جائے اور تمہیں راضی برضا کر دے۔

(آئینہ کمالات۔ روحانی خزائن جلد 5 ص488)

پبلشر و پرنٹر: طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ .... مطبع: ضیاء الاسلام پریس .... مقام اشاعت: دارالنصر غربی چناب نگر ربوہ .... قیمت 15 روپے

7 ستمبر 1905ء: الہام ہوا مصالح العرب۔ مسیر العرب (یعنی عرب میں چلنا) (تذکرہ ص477)

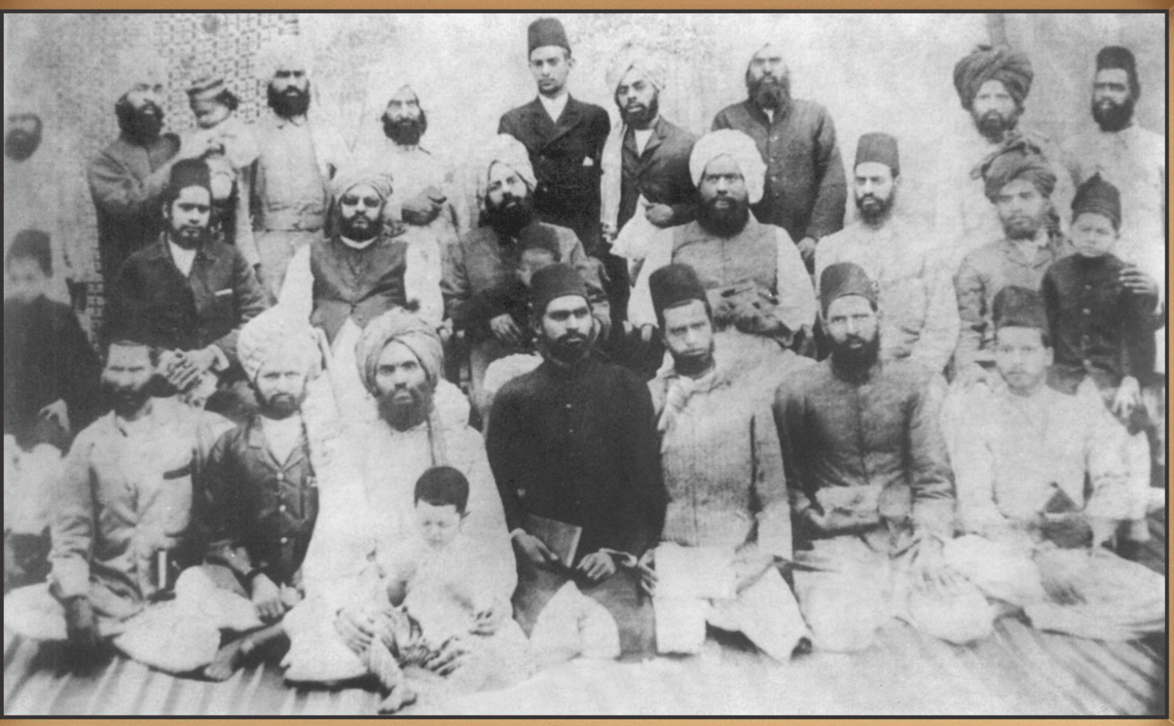

حضرت اقدس مسیح موعود کے ساتھ رفقاء کرام کا گروپ فوٹو ۔ حضرت اقدس کے پیچھے ترکی ٹوپی پہنے حضرت عبداللہ عرب صاحب کھڑے ہیں

1955ء میں حضرت مصلح موعود بعلبک لبنان کے آثار قدیمہ کی سیر کے دوران
پہلی قطار میں دائیں طرف سے: سعید القبانی، محمد خیر الحصنی، سلیم الجابی، زکریا الشوا
دوسری قطار میں: نادر الحصنی، علاء الدین النویلاتی، حضرت مصلح موعود، منیر الحصنی
آخری قطار: محمد الشوا، حمدی الزکی

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کے ساتھ مکرم طٰہٰ قزق صاحب کھڑے ہیں

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کے ساتھ (دائیں سے بائیں) مکرم منیر عودہ صاحب، مکرم عبادہ بربوش صاحب، مکرم حلمی شافعی صاحب اور محترم مولانا عطاء المجیب راشد صاحب پروگرام لقاء مع العرب میں

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ
مکرم ڈاکٹر محمد مسلم الدروبی صاحب اور مکرم محمد شریف عودہ صاحب

حضرت مسیح موعود نے عربوں کو مخاطب کر کے فرمایا: اے میرے بھائیو! مجھے تم سے اور تمہارے وطنوں سے بے پناہ محبت ہے۔ مجھے تمہاری راہوں کی خاک اور تمہاری گلیوں کے پتھروں سے محبت ہے اور میں تمہیں دنیا کی ہر چیز پر ترجیح دیتا ہوں۔ اے عرب کے جگر گوشو! اللہ تعالیٰ نے آپ لوگوں کو خاص طور پر بے پناہ برکات، بیشمار خوبیوں اور عظیم فضلوں کا وارث بنایا ہے۔ تمہارے ہاں خدا کا وہ گھر ہے جس کی وجہ سے ام القریٰ کو برکت بخشی گئی اور تمہارے درمیان اس مبارک نبی کا روضہ ہے جس نے توحید کو دنیا کے تمام ممالک میں پھیلایا اور اللہ تعالیٰ کا جلال ظاہر کیا۔ (آئینہ کمالات۔ روحانی خزائن جلد 5 ص421)

از افاضات حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

جماعت احمدیہ کے قیام کے اغراض ومقاصد

بیعت کی حقیقت۔ اطاعت کے راز۔ حضرت مسیح موعود کو بیعت لینے کا حکم کیوں ہوا؟

بیعت کیا ہے؟

بیعت ہے کیا؟ اس کی وضاحت میں احادیث اور حضرت اقدس مسیح موعود کے اقتباس سے کرتا ہوں۔ حضور فرماتے ہیں:

"یہ بیعت جو ہے اس کے معنے اصل میں اپنے تئیں بیچ دینا ہے۔ اس کی برکات اور تاثیرات اسی شرط سے وابستہ ہیں جیسے ایک تخم زمین میں بویا جاتا ہے تو اس کی ابتدائی حالت یہی ہوتی ہے کہ گویا وہ کسان کے ہاتھ سے بویا گیا اور اس کا کچھ پتہ نہیں کہ اب وہ کیا ہوگا۔ لیکن اگر وہ تخم عمدہ ہوتا ہے اور اس میں نشوونما کی قوت موجود ہوتی ہے تو خدا کے فضل سے اور اس کسان کی سعی سے وہ اُوپر آتا ہے اور ایک دانہ کا ہزار دانہ بنتا ہے۔ اسی طرح سے انسان بیعت کنندہ کو اوّل انکساری اور عجز اختیار کرنی پڑتی ہے اور اپنی خودی اور نفسانیت سے الگ ہونا پڑتا ہے تب وہ نشوونما کے قابل ہوتا ہے۔ لیکن جو بیعت کے ساتھ نفسانیت بھی رکھتا ہے اُسے ہرگز فیض حاصل نہیں ہوتا"۔

(ملفوظات جلد ششم صفحہ 173 مطبوعہ لندن)

بیعت سے مراد

پھر آپ فرماتے ہیں: "بیعت سے مراد خدا تعالیٰ کو جان سپرد کرنا ہے۔ اس سے مراد یہ ہے کہ ہم نے اپنی جان آج خدا تعالیٰ کے ہاتھ بیچ دی۔ یہ بالکل غلط ہے کہ خدا تعالیٰ کی راہ میں چل کر انجام کار کوئی شخص نقصان اٹھاوے۔ صادق کبھی نقصان نہیں اٹھا سکتا۔ نقصان اسی کا ہے جو کاذب ہے، جو دنیا کے لئے بیعت کو اور عہد کو جو اللہ تعالیٰ سے اس نے کیا ہے توڑ رہا ہے۔ وہ شخص جو محض دنیا کے خوف سے ایسے امور کا مرتکب ہو رہا ہے وہ یاد رکھے بوقت موت کوئی حاکم یا بادشاہ اُسے نہ چھڑا سکے گا۔ اس نے احکم الحاکمین کے پاس جانا ہے جو اُس سے دریافت کرے گا کہ تُو نے میرا پاس کیوں نہیں کیا؟ اس لئے ہر مومن کے لئے ضروری ہے کہ خدا جو مَلِکُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ہے اس پر ایمان لاوے اور سچی توبہ کرے"۔

(ملفوظات جلد ہفتم صفحہ 29)

حضرت اقدس مسیح موعود کے ان ارشادات سے واضح ہے کہ بیعت چیز کیا ہے۔ اگر ہم میں سے ہر ایک یہ بات سمجھ جائے کہ اس کی ذات اب اس کی اپنی ذات نہیں رہی۔ اب ہمیں بہرحال اللہ تعالیٰ کے احکامات کی پابندی کرنی ہوگی، ان کا تابع ہونا ہوگا۔ ہمارا ہر فعل خدا تعالیٰ کی رضا کے لئے ہوگا تو یہی خلاصہ ہے دس شرائط بیعت کا۔

مختلف حدیثیں ہیں جن میں بیعت کے متعلق مختلف الفاظ ملتے ہیں۔

عائذ بن عبداللہ روایت کرتے ہیں کہ عبادہؓ بن صامت ان صحابہ میں سے تھے جنہوں نے غزوۂ بدر میں شمولیت اختیار کی اور جنہوں نے بیعت عقبہ میں شمولیت اختیار کی تھی۔ عبادہؓ بن صامت نے انہیں بتایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات اس وقت فرمائی جب آپ کے گرد صحابہ کی ایک جماعت موجود تھی کہ آؤ میری اس شرط پر بیعت کرو" اَلَّا تُشْرِکُوْا بِاللّٰہِ شَیْئًا " کہ تم اللہ کا کسی چیز کو بھی شریک نہ قرار دوگے اور نہ تم چوری کروگے اور نہ ہی تم زنا کروگے اور نہ تم اپنی اولاد کو قتل کروگے اور نہ تم بہتان طرازی کروگے اور نہ ہی تم کسی معروف بات میں میری نافرمانی کروگے۔

پس تم میں سے جس نے اس عہد بیعت کو پورا کر دکھایا تو اس کو اجر دینا اللہ تعالیٰ کے ذمہ ہے۔ اور جس نے اس عہد میں کچھ بھی کمی کی اور اس کی اسے دنیا میں سزا مل گئی تو یہ سزا اس کے لئے کفارہ بن جائے گی۔ اور جس نے اس عہد بیعت میں کچھ کمی کی پھر اللہ تعالیٰ نے اس کی پردہ پوشی فرمائی تو اس کا معاملہ اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے۔ اگر چاہے تو اسے سزا دے اور اگر وہ پسند فرمائے گا تو اس سے درگزر فرمائے گا۔

(صحیح بخاری۔ کتاب مناقب الانصار۔ باب وفود الانصار الی النبی ﷺ بمکۃ)

پھر ایک حدیث ہے۔ حضرت عبادہ بن صامتؓ روایت کرتے ہیں کہ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیعت اس شرط پر کی کہ ہم سنیں گے اور اطاعت کریں گے، آسانی میں بھی اور تنگی میں بھی، خوشی میں بھی اور رنج میں بھی اور ہم اُولوالامر سے نہیں جھگڑیں گے اور جہاں کہیں بھی ہم ہوں گے حق پر قائم رہیں گے اور کسی ملامت کرنے والے کی ملامت سے نہیں ڈریں گے۔

(بخاری کتاب باب البیعۃ علی السمع والطاعۃ)

اُمّ المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم آیت کریمہ یَااَیُّھَا النَّبِیُّ اِذَا جَآءَکَ الْمُؤْمِنٰتُ ...... (الممتحنۃ:13) (یعنی اے نبی! جب تیرے پاس عورتیں مسلمان ہو کر آئیں اور بیعت کرنے کی خواہش کریں، اس شرط پر کہ وہ اللہ کا شریک کسی کو نہیں قرار دیں گی اور نہ ہی چوری کریں گی اور نہ ہی زنا کریں گی اور نہ ہی اولاد کو قتل کریں گی اور نہ ہی کوئی جھوٹا بہتان کسی پر باندھیں گی اور نیک باتوں میں تیری نافرمانی نہیں کریں گی۔ تو ان کی بیعت لے لیا کر اور ان کے لئے استغفار کیا کر۔ اللہ بہت بخشنے والا (اور) بے حد رحم کرنے والا ہے) کے مطابق عورتوں کی بیعت لیتے تھے۔

حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ بیعت لیتے وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا دست مبارک کسی عورت کے ہاتھ سے مَس نہ ہوتا تھا سوائے اس عورت کے جو آپ کی اپنی ہوتی۔

(صحیح بخاری۔ کتاب الاحکام۔ باب بیعۃ النساء)

حضرت اقدس مسیح موعود کے بیعت لینے کے آغاز سے قبل بعض نیک فطرت اور (دین) کا درد رکھنے والے بزرگوں کو یہ احساس تھا کہ اس وقت (دین) کی اس ڈولتی کشتی کو ڈوبنے سے بچانے والا اور (دین) کا صحیح درد رکھنے والا اگر کوئی شخص ہے تو حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی ہی ہیں اور یہی مسیح ومہدی بھی ہیں۔ چنانچہ لوگ آپ سے درخواست کیا کرتے تھے کہ آپ بیعت لیں لیکن حضور ہمیشہ یہی جواب دیتے تھے کہ" لَسْتُ بِمَامُوْرٍ" (یعنی میں مامور نہیں ہوں)۔ چنانچہ ایک دفعہ آپ نے میر عباس علی صاحب کی معرفت مولوی عبدالقادر صاحب کو صاف صاف لکھا کہ" اس عاجز کی فطرت پر توحید اور تفویض الی اللہ غالب ہے اور ...... چونکہ بیعت کے بارے میں اب تک خداوند کریم کی طرف سے کچھ علم نہیں۔ اس لئے تکلف کی راہ میں قدم رکھنا جائز نہیں۔ لَعَلَّ اللّٰہَ یُحْدِثُ بَعْدَ ذٰلِکَ اَمْرًا۔ مولوی صاحب اخوت دینی کے بڑھانے میں کوشش کریں اور اخلاص اور محبت کے چشمہ صافی سے اس پودا کی پرورش میں مصروف رہیں تو یہی طریق انشاء اللہ بہت مفید ہوگا۔

(حیات احمد جلد دوم نمبر دوم صفحہ 12-13)

اللہ تعالیٰ کی طرف سے بیعت لینے کا حکم

آخر چھ سات سال بعد 1888ء کی پہلی سہ ماہی یعنی شروع کے تین مہینوں میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے آپ کو بیعت لینے کا ارشاد ہوا۔ یہ ربّانی حکم جن الفاظ میں پہنچا وہ یہ تھے۔" اِذَا عَزَمْتَ فَتَوَکَّلْ عَلَی اللّٰہِ ...... (اشتہار یکم دسمبر 1888ء صفحہ 2)

یعنی جب تُو عزم کرلے تو اللہ تعالیٰ پر بھروسہ کر اور ہمارے سامنے اور ہماری وحی کے تحت کشتی تیار کر۔ جو لوگ تیرے ہاتھ پر بیعت کریں گے اللہ تعالیٰ کا ہاتھ ان کے ہاتھ پر ہوگا۔

حضور کی جو طبیعت تھی وہ ایسی تھی کہ اس بات سے کراہت کرتی تھی کہ ہر قسم کے رطب و یابس لوگ اس سلسلہ بیعت میں داخل ہو جائیں۔ اور دل یہ چاہتا تھا کہ اس مبارک سلسلہ میں وہی مبارک لوگ داخل ہوں جن کی فطرت میں وفاداری کا مادہ ہے اور کچے نہیں ہیں۔ اس لئے آپ کو ایک ایسی تقریب کا انتظار رہا کہ جو مخلصوں اور منافقوں میں امتیاز کر دکھلائے۔ سو اللہ جلّ شانہٗ نے اپنی کمال حکمت و رحمت سے وہ تقریب اسی سال نومبر 1888ء میں بشیر اول کی وفات سے پیدا کر دی۔ (حضرت مسیح موعود کے یہ بیٹے تھے) ملک میں آپ کے خلاف ایک شور مخالفت برپا ہوا اور خام خیال بدظن ہو کر الگ ہوگئے لہٰذا آپ کی نگاہ میں یہی موقعہ اس بابرکت سلسلے کی ابتداء کے لئے موزوں قرار پایا اور آپ نے یکم دسمبر 1888ء کو ایک اشتہار کے ذریعہ سے بیعت کا اعلان عام فرما دیا۔ حضرت اقدس نے یہ بھی ہدایت فرمائی کہ استخارہ مسنونہ کے بعد بیعت کے لئے حاضر ہوں۔

(ماخوذ از اشتہار تکمیل تبلیغ 12 رجنوری 1889ء)۔

یعنی پہلے دعا کریں، استخارہ کریں، پھر بیعت کریں۔

اس اشتہار کے بعد حضرت اقدس قادیان سے لدھیانہ تشریف لے گئے اور حضرت صوفی احمد جان صاحب کے مکان واقع محلہ جدید میں فروکش ہوئے۔ (حیات احمد جلد سوم حصہ اوّل صفحہ 1)

بیعت کے اغراض ومقاصد

یہاں سے آپ نے 4؍مارچ 1889ء کو ایک اور اشتہار میں بیعت کے اغراض ومقاصد پر روشنی ڈالتے ہوئے لکھا:

"یہ سلسلۂ بیعت محض بمراد فراہمی طائفہ متقین یعنی تقویٰ شعار لوگوں کی جماعت کے جمع کرنے کے لئے ہے۔ تا ایسا متقیوں کا ایک بھاری گروہ دنیا پر اپنا نیک اثر ڈالے اور ان کا اتفاق (دین حق) کے لئے برکت وعظمت ونتائج خیر کا موجب ہو۔ اور وہ ببرکت کلمہ واحدہ پر متفق ہونے کے (دین) کی پاک ومقدس خدمات میں جلد کام آسکیں اور ایک کاہل اور بخیل و بے مصرف (-) نہ ہوں اور نہ ان نالائق لوگوں کی طرح جنہوں نے اپنے تفرقہ و نااتفاقی کی وجہ سے (-) کو سخت نقصان پہنچایا ہے اور اس کے خوبصورت چہرہ کو اپنی فاسقانہ حالتوں سے داغ لگا دیا ہے اور نہ ایسے غافل درویشوں اور گوشہ گزینوں کی طرح جن کو (دینی) ضرورتوں کی کچھ بھی خبر نہیں اور اپنے بھائیوں کی ہمدردی سے

کچھ بھی غرض نہیں اور بنی نوع کی بھلائی کے لئے کچھ جوش نہیں۔ بلکہ وہ ایسے قوم کے ہمدرد ہوں کہ غریبوں کی پناہ ہوجائیں۔ یتیموں کے لئے بطور باپوں کے بن جائیں اور (دینی) کاموں کے انجام دینے کے لئے عاشق زار کی طرح فدا ہونے کو تیار ہوں اور تمام تر کوشش اس بات کے لئے کریں کہ ان کی عام برکات دنیا میں پھیلیں اور محبت الٰہی اور ہمدردیٔ بندگان خدا کا پاک چشمہ ہر یک دل سے نکل کر اور ایک جگہ اکٹھا ہو کر ایک دریا کی صورت میں بہتا ہوا نظر آئے ...... خدا تعالیٰ نے اس گروہ کو اپنا جلال ظاہر کرنے کے لئے اور اپنی قدرت دکھانے کے لئے پیدا کرنا اور پھر ترقی دینا چاہا تا دنیا میں محبت الٰہی اور توبہ نصوح اور پاکیزگی اور حقیقی نیکی اور امن اور صلاحیت اور بنی نوع کی ہمدردی کو پھیلا دے۔ سو یہ گروہ اس کا ایک خاص گروہ ہوگا اور وہ انہیں آپ اپنی روح سے قوت دے گا اور انہیں گندی زیست سے صاف کرے گا۔ اور ان کی زندگی میں ایک پاک تبدیلی بخشے گا اور وہ جیسا کہ اس نے اپنی پاک پیشین گوئیوں میں وعدہ فرمایا ہے اس گروہ کو بہت بڑھائے گا اور ہزارہا صادقین کو اس میں داخل کرے گا۔ وہ خود اس کی آب پاشی کرے گا اور اس کو نشوونما دے گا۔ یہاں تک کہ ان کی کثرت اور برکت نظروں میں عجیب ہوجائے گی اور وہ اس چراغ کی طرح جو اونچی جگہ رکھا جاتا ہے دنیا کے چاروں طرف اپنی روشنی کو پھیلائیں گے اور (دینی) برکات کے لئے بطور نمونہ کے ٹھہریں گے۔ وہ اس سلسلہ کے کامل متبعین کو ہر یک قسم کی برکت میں دوسرے سلسلہ والوں پر غلبہ دے گا اور ہمیشہ قیامت تک ان میں سے ایسے لوگ پیدا ہوتے رہیں گے جن کو قبولیت اور نصرت دی جائے گی۔ اس رب جلیل نے یہی چاہا ہے وہ قادر ہے جو چاہتا ہے کرتا ہے۔ ہر یک طاقت اور قدرت اسی کو ہے‘‘۔

اسی اشتہار میں آپ نے ہدایت فرمائی کہ بیعت کرنے والے اصحاب 20/ مارچ کے بعد لدھیانہ پہنچ جائیں۔

(مجموعہ اشتہارات، جلد اوّل صفحہ 192 تا 198)

سلسلۂ بیعت کا آغاز

چنانچہ اس کے مطابق حضرت مسیح موعود نے 23 مارچ 1889ء کو صوفی احمد جان صاحب کے مکان واقع محلّہ جدید میں بیعت لی اور حضرت منشی عبداللہ سنوری صاحب کی روایت کے مطابق بیعت کے تاریخی ریکارڈ کے لئے ایک رجسٹر تیار کیا گیا جس کا نام ’’بیعت توبہ برائے تقویٰ و طہارت‘‘ رکھا گیا۔

اس زمانہ میں حضور بیعت کرنے کے لئے ایک کمرے میں ہرایک کو الگ الگ بلاتے تھے اور بیعت لیتے تھے۔ چنانچہ سب سے پہلی بیعت آپ نے حضرت مولانا نورالدین کی لی۔

بیعت کرنے والوں کو نصائح

بیعت کرنے والوں کو نصائح فرماتے ہوئے حضرت اقدس فرماتے ہیں:

’’اس جماعت میں داخل ہو کر اوّل زندگی میں تغیر کرنا چاہئے کہ خدا پر ایمان سچا ہو اور وہ ہر مصیبت میں کام آئے۔ پھر اس کے احکام کو نظر خفّت سے نہ دیکھا جائے بلکہ ایک ایک حکم کی تعظیم کی جائے اور عملاً اس تعظیم کا ثبوت دیا جائے‘‘۔

’’ہمہ وجوہ اسباب پر سرنگوں ہونا اور اسی پر بھروسہ کرنا اور خدا پر توکل چھوڑ دینا یہ شرک ہے اور گویا خدا کی ہستی سے انکار۔ رعایت اسباب اس حد تک کرنی چاہئے کہ شرک لازم نہ آئے۔ ہمارا مذہب یہ ہے کہ ہم رعایت اسباب سے منع نہیں کرتے مگر اس پر بھروسہ کرنے سے منع کرتے ہیں۔ دست در کار دل بایار والی بات ہونی چاہئے‘‘۔

آپ فرماتے ہیں: ’’دیکھو تم لوگوں نے جو بیعت کی ہے اور اس وقت اقرار کیا ہے اس کا زبان سے کہہ دینا تو آسان ہے لیکن نباہنا مشکل ہے۔ کیونکہ شیطان اسی کوشش میں لگا رہتا ہے کہ انسان کو دین سے لاپروا کردے۔ دنیا اور اس کے فوائد کو تو وہ آسان دکھاتا ہے اور دین کو بہت دُور۔ اس طرح دل سخت ہوجاتا ہے اور پچھلا حال پہلے سے بدتر ہوجاتا ہے۔ اگر خدا کو راضی کرنا ہے تو اس گناہ سے بچنے کے اقرار کو نبھانے کے لئے ہمت اور کوشش سے تیار رہو‘‘۔

فرمایا: ’’فتنہ کی کوئی بات نہ کرو۔ شر نہ پھیلاؤ۔ گالی پر صبر کرو۔ کسی کا مقابلہ نہ کرو۔ جو مقابلہ کرے اس سے بھی سلوک اور نیکی کے ساتھ پیش آؤ۔ شیریں بیانی کا عمدہ نمونہ دکھلاؤ۔ سچے دل سے ہر ایک حکم کی اطاعت کرو کہ خدا راضی ہوجائے۔ اور دشمن بھی جان لے کہ اب بیعت کر کے یہ شخص وہ نہیں رہا جو پہلے تھا۔ مقدمات میں سچی گواہی دو۔ اس سلسلہ میں داخل ہونے والے کو چاہئے کہ پورے دل، پوری ہمت اور ساری جان سے راستی کا پابند ہوجائے۔‘‘ (ذکر حبیب صفحہ 436 تا 438)

مارچ 1903ء میں عید کا دن تھا، چند احباب بیٹھے ہوئے تھے۔ آپ نے فرمایا:

’’دیکھو جس قدر آپ لوگوں نے اس وقت بیعت کی ہے (لگتا ہے بیعت کے لئے لوگ آئے ہوئے تھے) اور جو پہلے کر چکے ہیں ان کو چند کلمات بطور نصیحت کے کہتا ہوں۔ چاہئے کہ اسے پوری توجہ سے سنیں‘‘۔

’’آپ لوگوں کی یہ بیعت، بیعت توبہ ہے۔ توبہ دو طرح ہوتی ہے۔ ایک تو گزشتہ گناہوں سے یعنی ان کی اصلاح کرنے کے واسطے جو کچھ پہلے غلطیاں کر چکا ہے ان کی تلافی کرے اور حتی الوسع ان بگاڑوں کی اصلاح کی کوشش کرنا اور آئندہ کے گناہوں سے باز رہنا اور اپنے آپ کو اس آگ سے بچائے رکھنا۔

اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے کہ توبہ سے تمام گناہ جو پہلے ہو چکے ہیں معاف ہوجاتے ہیں بشرطیکہ وہ توبہ صدق دل اور خلوص نیت سے ہو اور کوئی پوشیدہ دغا بازی دل کے کسی کونہ میں پوشیدہ نہ ہو۔ وہ دلوں کے پوشیدہ اور مخفی رازوں کو جانتا ہے۔ وہ کسی کے دھوکہ میں نہیں آتا۔ پس چاہئے کہ اس کو دھوکہ دینے کی کوشش نہ کی جاوے اور صدق سے، نہ نفاق سے، اس کے حضور توبہ کی جاوے۔ توبہ انسان کے واسطے کوئی زائد یا بے فائدہ چیز نہیں ہے اور اس کا اثر صرف قیامت پر ہی منحصر نہیں بلکہ اس سے انسان کی دنیا اور دین دونوں سنور جاتے ہیں۔ اور اُسے اِس جہان میں اور آنے والے جہان دونو میں آرام اور خوشحالی نصیب ہوتی ہے‘‘۔

(ملفوظات جلد پنجم ص 187)

(از کتاب ’’شرائط بیعت اور احمدی کی ذمہ داریاں‘‘ صفحہ 1 تا 11۔ ایڈیشن جون 2006ء۔ مطبوعہ لندن)

☆............☆............☆

روحانی مریضوں کا طبیب

سلام اُس پر کہ جو جام وصال یار لایا تھا
سلام اس پر کہ جس نے مردہ روحوں کو جلایا تھا
جسے اللہ نے عشق محمدؐ کی سعادت دی
سلام اس پر کہ جس کی چاند سورج نے شہادت دی
جہاں بھر پر جو لہرایا تھا وحدت کا علم ہو کر
سلام اس پر کہ جو آیا تھا ’’سلطان القلم‘‘ ہو کر
بنائے کہنہ جس نے ضرب پیہم سے ہلا ڈالی
سلام اُس پر کہ جس نے احمدیت کی بنا ڈالی
سلام اُس پر کہ شیطانوں کا جس نے سر کچل ڈالا
سلام اس پر کہ طوفانوں کا جس نے رُخ بدل ڈلا
شفا لے کر ہے روحانی مریضوں کا طبیب آیا
سلام اُس پر جو ہو کر صبح صادق کا نقیب آیا
سلام اُس پر کہ جس نے از سرِ نو زندگی بخشی
فسردہ گلشن توحید کو پھر تازگی بخشی
لبِ معجز بیاں تیرا دعا اکسیر سے بڑھ کر
براہین و دلائل تھے ترے شمشیر سے بڑھ کر
سدا فائز رہا جو خدمت دیں کی اسامی پر
سلام اُس پر جو نازاں تھا محمد کی غلامی پر

عبدالسلام

اداریہ

ابتداء سے تیرے ہی سایہ میں میرے دن کٹے

حضرت مسیح موعود کے پاکیزہ بچپن پر ایک ہم عمر کی گواہی

مامورین الٰہی کی صداقت کی ایک علامت ان کی دعویٰ سے پہلے کی پاک زندگی بھی ہے۔ وہ سچ پر قائم ہوتے ہیں اور معدوم نیکیوں کو قائم کرتے ہیں۔ اپنے ساتھیوں اور قوم کی امید گاہ ہوتے ہیں۔ صداقت شعار اور امانت دار ہوتے ہیں۔

حضرت مسیح موعود کو بھی اللہ تعالیٰ نے پاکیزہ زندگی کی یہ نعمت عطا کی تھی اور مخالفین بھی یہ اقرار کرتے ہیں کہ آپ شریعت حقہ پر ابتداء سے قائم تھے اور یہ بھی گواہی دیتے ہیں کہ آپ کے دامن پر کوئی چھوٹا سا دھبہ بھی نظر نہیں آتا۔

آج کی نشست میں حضرت مسیح موعود کے ایک ہم عمر اور قادیان کے رہائشی کی گواہی بیان کرنا مقصود ہے۔ جس نے بچپن سے حضور کو دیکھا اور بچپن اور جوانی کا زمانہ ان کے ساتھ گزرا۔ یہ گواہی روڑا حجام جراح ابوعبداللہ حکیم کی ہے۔ جو بعد میں ضلع لائلپور میں چلا گیا۔ اس کی گواہی حضرت محمد ملک صاحب رفیق حضرت مسیح موعود ساکن دیوانی لال ضلع گورداسپور نے روایت کی ہے اور اسی وجہ سے انہیں حضرت مسیح موعود کی بیعت کرنے کی سعادت بھی نصیب ہوئی۔ یہ روایت الفضل میں 1939ء میں شائع ہو چکی ہے۔ حضرت محمد ملک صاحب لکھتے ہیں۔

ایک شخص روڑا حجام جراح جو عبداللہ حکیم کے نام سے چک نمبر 105 گھیانوالہ ضلع لائل پور میں مشہور تھا اور جو قادیان کا رہنے والا اور حضرت مسیح موعود کا ہم عمر تھا۔ کہا کرتا تھا کہ میں آپ کے بچپن سے جوانی تک کے حالات جانتا ہوں۔

میں ان دنوں اُسی چک نمبر 105 گھیانوالہ میں جو موضع دیوانی وال کے لوگوں کا آباد کیا ہوا ہے۔ امام مسجد تھا۔ کچھ طبابت اور ڈاک خانہ کی ملازمت بھی تھی۔ مخالف مولویوں کے زیر اثر بلا تحقیق حضرت مسیح موعود کی مخالفت کرتا تھا اور چاہتا تھا کہ کوئی اعتراض ہاتھ آئے۔ میں نے اس شخص عبداللہ حکیم نامی سے جو دہریہ خیالات کا آدمی تھا اور مرزا نظام دین و امام دین کی تعریف کیا کرتا تھا پوچھا کہ مرزا صاحب جو نبی ہونے کا دعویٰ کیا ہے۔ اس میں کیا بات ہے۔

اس نے جواب دیا کہ یہ عیسیٰ بن گیا ہے تو دوسرا بھائی چوہڑوں کا گرو بن گیا ہے مرزا صاحب لائق ہیں۔ ان کے والد مشہور نامی گرامی آدمی اور حکیم تھے۔ انہوں نے ان کی تعلیم کا انتظام کیا ہوا تھا۔ میں نے بھی ان کے والد سے حکمت پڑھی تھی اور طفولیت کا تمام زمانہ جوانی تک ان کے ساتھ گزارا ہے۔ میں اس بات سے انکار نہیں کر سکتا کہ عام حالت بزمانہ طفولیت بھی ان کی یہ ضرور تھی کہ جب ہم عمر لڑکے باہر کھیل کود کے لئے نکلتے تھے۔ تو کبھی کبھی آپ بھی ہمارے ہمراہ ہوتے تھے۔ مگر ہماری شرارتوں سے بالکل علیحدہ رہتے۔ اگر کبھی ان کو شرارت میں شامل کرنے کی غرض سے چھیڑا جاتا۔ تو ناراض ہوتے اور علیحدہ بیٹھ جاتے اور کہتے کہ مجھے نہ چھیڑو۔ بے ہودہ باتیں مجھے اچھی نہیں لگتیں۔ ہم ان کو مردہ دل یا ملا کہہ کر چھوڑ دیتے۔ جب ہم آپس میں لڑ جھگڑ کر ایک دوسرے سے ناراض ہو جاتے۔ تو آپ ہماری صلح کراتے۔

اس بات سے بھی انکار نہیں کہ ہم کثرت سے جھوٹ بولتے تھے۔ مگر ان کو کبھی بھولے سے بھی **جھوٹ بولتے نہیں سنا اور نہ ہی کبھی ان کی زبان سے گالی سنی اور نہ کسی کو کبھی رنجیدہ کیا۔ راست گو نمازی باحیا تھے۔ (دین) کے ساتھ محبت رکھتے تھے۔**

ایک دفعہ کا ذکر ہے جبکہ آپ جوان تھے۔ ہم تین چار لڑکے ہم عمر ایک دوسرے کو چھیڑتے شرارتیں کرتے ہاتھوں میں ڈنڈے لئے بازار یا گلی سے گزر رہے تھے کہ آپ اپنے دروازہ کی چوکھٹ کو دونوں ہاتھ سے پکڑے باہر سر کر کے ہم کو دیکھ رہے تھے سامنے ہونے پر اشارہ سے مجھے طلب کیا۔ اور کہا کہ آپ نے آج میرا ایک کام کرنا ہے۔ وہ یہ کہ قادیان میں معلوم کرو کہ کسی کے گھر ایک باز و والا لڑکا پیدا ہوا ہے؟ ہم سب لڑکے ادھر ادھر گلیوں کوچوں میں گھوم کر لوگوں سے پوچھتے ہوئے بلا پتہ لگائے واپس چلے آئے اور آ کر کہا ایسا لڑکا کوئی نہیں پیدا ہوا اور نہ ہی پتہ لگا ہے۔ اسی دن یا دوسرے دن صبح (یہ یاد نہیں رہا) پھر فرمایا کہ میں تم کو تجویز بتاتا ہوں۔ اس طرح پتہ لگ سکتا ہے قادیان میں جو دائیاں ہیں۔ ان سے مل کر دریافت کرو۔ چنانچہ ہم نے ایک ایک دائی (جن کے اس نے نام بھی بتائے تھے مجھے یاد نہیں) سے جا کر دریافت کیا۔ تو ایک دائی سے پتہ لگا۔ کہ گھسیٹا کمہار (شاید کوئی اور نام ہو۔ مجھے یاد نہیں رہا۔ مگر کمہار ضرور ہے) کے گھر ایک باز و والا لڑکا پیدا ہوا تھا۔ مگر پرسوں وہ فوت ہو گیا ہے اور دفن کر آئے ہیں۔ ہم نے واپس آ کر مرزا صاحب کو خبر دے دی۔

یہ روایت میں نے حکیم عبداللہ عرف روڑا جراح قادیان سے جو دہریہ خیالات کا آدمی تھا۔ سنی تھی۔ اب یہ شخص مر چکا ہوا ہے۔ اس کا میرے دل پر باوجود مخالفت کے بڑا اثر ہوا کہ یہ شخص (یعنی حضرت مرزا صاحب) ضرور صاحب کشف ہے اور ایسا آدمی کبھی جھوٹ نہیں بولا کرتا۔ چنانچہ یہی اثر مجھے کشاں کشاں تحقیق کی طرف لایا۔ اس کے علاوہ اور بھی کئی اسباب پیدا ہوئے اور آخر احمدیت کی نعمت سے خدا تعالیٰ نے مجھے مالا مال کیا۔

میں نے خود بھی حضرت مسیح موعود کی زبان مبارک سے عین الیقین اور حق الیقین کی بحث سنی تھی۔ اور اس کا بھی دل پر تا حال اثر موجود ہے اور مخالفت کے زمانہ میں بھی یہ اثر بدستور رہا۔

ہمارا گاؤں دیوانی وال بر لب سڑک قادیان بٹالہ ہے اور حضرت مسیح موعود ہمیشہ اس سڑک پر سفر کیا کرتے تھے۔ میں ان دنوں مسانیاں میں ایک مولوی صاحب کے پاس پڑھا کرتا تھا۔ جو مخالف تھا اور میں بھی انہی کے زیر اثر تھا۔ مگر دو تین دفعہ مجھے یہ سعادت حاصل ہوئی کہ آپ کی سواری دیوانی وال کے تکیہ کے پیپل کے نیچے ٹھہری۔ تو آپ کو وضو کرنے کے لئے دو تین دفعہ پانی کا لوٹا میں نے بھر کر دیا اور حضور سے مصافحہ کرنے کی سعادت حاصل ہوئی۔ حضور خادم کو کچھ نہ کچھ مرحمت فرمایا کرتے تھے۔

(الفضل 20/اگست 1939ء صفحہ 3)

بقیہ از صفحہ 6: سیرت حضرت مسیح موعود

اگر کسی سے کوئی قصور اور غلطی سرزد ہو جاوے تو اسے معاف کرنا چاہئے نہ یہ کہ اس پر زیادہ زور دیا جاوے اور کینہ کشی کی عادت بنالی جاوے۔

نفس انسان کو مجبور کرتا ہے کہ اس کے خلاف کوئی امر نہ ہو اور اس طرح پر وہ چاہتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے تخت پر بیٹھ جاوے اس لئے اس سے بچتے رہو۔ میں سچ کہتا ہوں کہ بندوں سے پورا خلق کرنا بھی ایک موت ہے۔ میں اس کو ناپسند کرتا ہوں کہ اگر کوئی ذرا بھی کسی کو توں تاں کرے تو وہ اس کے پیچھے پڑ جاوے۔ میں تو اس کو پسند کرتا ہوں کہ اگر کوئی سامنے بھی گالی دے تو صبر کر کے خاموش ہو رہے۔

(ملفوظات جلد پنجم صفحہ 69)

بنی نوع انسان سے محبت کرتا ہوں

دنیا میں میرا کوئی دشمن نہیں ہے۔ میں بنی نوع انسان سے ایسی محبت کرتا ہوں جیسے والدہ مہربان اپنے بچوں سے بلکہ اس سے بڑھ کر۔ میں صرف ان باطل عقائد کا دشمن ہوں جن سے سچائی کا خون ہوتا ہے انسان کی ہمدردی میرا فرض ہے اور جھوٹ اور شرک اور ظلم اور ہر ایک بدعملی اور ناانصافی اور بداخلاقی سے بیزاری میرا اصول۔

(اربعین، روحانی خزائن جلد 17 صفحہ 344)

نصیحت

حضرت مسیح موعود اپنی جماعت کے بارے میں اور پھر انہیں نصیحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

’’مجھے کامل یقین ہے کہ میری جماعت میں نفاق نہیں ہے اور میرے ساتھ تعلق پیدا کرنے میں ان کی فراست نے غلطی نہیں کی اس لئے کہ میں درحقیقت وہی ہوں جس کے آنے کو ایمانی فراست نے ملنے پر متوجہ کیا ہے اور خدا تعالیٰ گواہ اور آگاہ ہے کہ میں وہی صادق اور امین اور موعود ہوں جس کا وعدہ لوگوں کو ہمارے سید و مولیٰ صادق و مصدوق ﷺ کی زبان مبارک سے دیا گیا تھا۔ مگر جنہوں نے مجھ سے تعلق پیدا نہیں کیا وہ اس نعمت سے محروم ہیں......

سنو اور یاد رکھو! کہ خدا تعالیٰ اس طرز عمل کو پسند نہیں فرماتا۔ تم جو میرے ساتھ تعلق رکھتے ہو اور محض خدا کے لئے رکھتے ہو، نیکی کرنے والوں کے ساتھ نیکی کرو اور بدی کرنے والوں کو معاف کرو، کوئی شخص صدیق نہیں ہو سکتا جب تک کہ وہ یک رنگ نہ ہو۔ جو منافقانہ چال چلتا ہے اور دورنگی اختیار کرتا ہے وہ آخر پکڑا جاتا ہے۔

(ملفوظات جلد نمبر 2 صفحہ 26)

حضرت میاں معراج الدین عمر صاحب

سیرت حضرت مسیح موعود کے چند گوشے

صبر و تحمل، خدا پر توکل اور نصرت الٰہی کے نظارے

حضرت اقدس مسیح موعود کے رفقاء میں حضرت میاں معراج دین عمر صاحب کا نام نہایت معروف ہے۔ آپ لاہور کے سرکردہ اور اولین احمدیوں میں سے ہیں۔ حضرت مسیح موعود کی تصنیف لطیف براہین احمدیہ ہر چہار حصص کا ایک ایڈیشن آپ نے شائع کروایا اور اس کے دیباچہ میں حضرت مسیح موعود کے خاندانی حالات درج کئے۔ حضرت اقدس کی تائید میں کئی ٹریکٹ لکھ کر شائع کرواتے رہتے۔ آپ نے یکم ستمبر 1906ء کو تقویم عمری نام سے ایک جنتری شائع کی جو 1783ء سے لے کر 1907ء تک 125 برس پر مشتمل ہے۔ آپ کی چند روایات قارئین کی خدمت میں پیش کی جا رہی ہیں۔

(محبوب رایوں کے مکان واقعہ لنگے منڈی لاہور کا واقعہ ہے) کہ ایک شخص سائیں سراج دین جو پیر گولڑوی کا مرید تھا اور لاہور میں گولڑوی کے مرید اس کی عزت کیا کرتے تھے۔ نورالدین نانبائی کے مکان میں رہا کرتا تھا۔ ایک روز وہ حضرت اقدس سے ملنے کے بہانے سے آیا اور آ کر سامنے بیٹھ گیا۔ جب موقع پایا تو اجازت چاہی کہ میں کچھ عرض کرنا چاہتا ہوں۔ حضور نے اجازت دے دی۔ اس پر اس نے گالیاں نکالنی شروع کر دیں اور اس قدر گالیاں دیں کہ گالیوں کی لغات میں کوئی لفظ اس نے باقی نہ چھوڑا۔ جب ذرا ٹھہر جاتا تو حضرت مسیح موعود فرماتے کہ سائیں صاحب کچھ اور وہ پھر بھڑک اٹھتا اور گالیاں شروع کر دیتا۔ حضرت اقدس ٹھوڑی پر ہاتھ رکھے اسے دیکھتے رہے اور سنتے رہے اس پر ہمیں بھی جوش پیدا ہوا۔ ہم نے سرزنش کرنے کی کوشش کی۔ مگر حضور نے منع فرما دیا۔

(سفر ملتان کا واقعہ ہے کہ) ایڈیٹر اخبار ناظم الہند لاہور کے برخلاف کسی نے ملتان میں مقدمہ کیا ہوا تھا۔ اس نے اپنی صفائی کی شہادت میں حضرت مسیح موعود کو بھی طلب کر لیا تھا۔ یہ شخص مرثیہ خوان اور شاعر بھی تھا۔ ہمارے سلسلہ کا بہت مخالف تھا۔ ملتان کے سفر کے ہمراہی حضرت مولوی نورالدین صاحب، حضرت مولوی عبدالکریم صاحب، خاکسار اور خواجہ کمال الدین صاحب وغیرہ تھے۔ راستہ میں اکثر سٹیشنوں پر لوگ ملاقات کے لئے آتے تھے۔ جن میں غیر احمدی بھی بکثرت ہوتے تھے۔ جب ہم ملتان پہنچے تو وہاں استقبال کا بہت بڑا انتظام کیا گیا تھا۔ مولوی بدرالدین صاحب ہیڈ ماسٹر اسلامیہ سکول بڑے بارسوخ آدمی تھے تمام سکول کے لڑکوں کو سڑک پر دورویہ جماعت بندی کی یک رنگ پگڑیاں باندھے ہوئے اور ہاتھوں میں جھنڈیاں دیئے ہوئے جن میں مختلف قسم کے فقرات لکھے ہوئے تھے کھڑا کیا ہوا تھا۔ جب ہم گزرے تو لڑکے دعائیہ کلمات اور بعض نظمیں پڑھتے تھے۔ پھر ہم فرودگاہ پر پہنچے۔ انہوں نے ہی مکان کا بھی انتظام کیا ہوا تھا۔ وہاں شہر کے ہر طبقہ کے لوگ مؤدبانہ آتے اور ملاقات کرتے۔ گردیزی خاندان کا ہیڈ جو مشہور رئیس تھا اکثر آیا کرتا تھا۔ شہر کے لوگ عموماً آپ کا ذکر مؤدبانہ طریق سے کرتے تھے۔ میں نے وہاں وہ بدزبانی اور بے ادبی نہیں سنی۔ جو دوسرے شہروں میں سننے کا اتفاق ہوا تھا۔ ملتان ہم دو دن اور تین راتیں ٹھہرے۔ چونکہ حضرت خلیفہ اول ہمارے ساتھ تھے۔ وہاں ان سے علاج کروانے کے لئے لوگ ہجوم کر کے آتے تھے۔

(سفر ملتان سے) واپسی پر لاہور میں آ کر حضرت اقدس شیخ رحمت اللہ صاحب کے مکان پر فروکش ہوئے تھے۔ شیخ صاحب ان دنوں اپنے بھائی کے ساتھ شریک کار تھے ان کی دکان کا نام بمبئی ہاؤس تھا۔ حضرت مسیح موعود نے اس کی بالائی منزل میں تقریر بھی فرمائی تھی۔ ان دنوں مومی تصویروں کا ایک تماشا آیا ہوا تھا۔ جو اس مکان کے سامنے تھا۔ اس میں کئی قسم کی مومی تصویریں تھیں انسانی اعضاء کے بھی مومی مجسمے تھے۔ جیسے انسان کا دل، دانت، ہڈیاں اور دماغ وغیرہ وغیرہ اس کے علاوہ اور بھی نظارے تھے۔ ان تصویروں کو بھی حضرت اقدس نے جا کر دیکھا اور فرمایا تھا کہ علمی رنگ میں اس قسم کی تصویروں سے بہت فائدہ ہوتا ہے۔

حضرت مسیح موعود کو ریلوے سٹیشن لاہور پر کچھ دیر انتظار کرنے کا موقعہ آیا حضرت (اماں جان) کے ساتھ پلیٹ فارم پر ٹہل رہے تھے۔ اس پر مولوی عبدالکریم صاحب مرحوم نے حضرت مولوی نورالدین صاحب کو کہا کہ آپ جا کر کہیں۔ حضرت مولوی صاحب نے فرمایا کہ مجھے تو اتنی جرأت نہیں۔ اس پر مولوی عبدالکریم صاحب مرحوم خود گئے اور حضرت کے حضور عرض کیا۔ حضور نے فرمایا کہ لوگ کیا کہیں گے کیا یہی کہ مرزا اپنی بیوی کے ساتھ پھر رہا ہے۔ مجھے اچھی طرح یاد ہے کہ یہ واقعہ لاہور ریلوے سٹیشن کے پلیٹ فارم نمبر 1 پر اور مشرقی پل کے قریب کا ہے۔

کرم دین والے مقدمہ کے دوران جب حضرت مسیح موعود گورداسپور میں قیام فرما تھے۔ میں اور خواجہ کمال الدین صاحب اور دیگر (رفقاء) بھی اس مقدمہ کے متعلق بہت تشویش میں رہتے تھے۔ خواجہ صاحب اور میں نے حضرت اقدس کے حضور اپنی تشویش کا اظہار کر بھی دیا ہے۔ جس کے جواب میں حضور نے فرمایا کہ ہمیں تو اپنے مولا پر اتنا بھروسہ ہے کہ اگر مجسٹریٹ نے ہمارے خلاف لکھنے کے لئے قلم اٹھائی تو جو کچھ اس کی قلم سے نکلے گا وہ انجام کار ہمارے حق میں ہوگا۔ حضور نے ایک سیشن جج کا واقعہ بھی سنایا کہ ایک شخص کا لڑکا خون کے مقدمہ میں ملزم قرار پا کر اس کی عدالت میں پیش ہوا جیوری نے بھی اس کے خلاف رائے دی اور جج نے اسے پھانسی کی سزا کا حکم دینے کے لئے لمبا چوڑا فیصلہ لکھا۔ سارا فیصلہ اس کے خلاف لکھا اور اس کو پھانسی دیئے جانے کے دلائل بڑے زور سے تحریر کئے اور آخر میں حکم لکھتے ہوئے یہ لفظ لکھ دیئے کہ میں اسے بری کرتا ہوں عام طور پر قاعدہ ہے کہ حکم سنانے سے پہلے اپنی تحریر کو جج پڑھ لیا کرتے ہیں۔ اس نے جب آخر میں اپنا حکم اس کی بریت کے متعلق دیکھا تو بہت جھنجھلایا اور وہ صفحہ پھاڑ کر پھر لکھنے بیٹھا تاکہ اب اس کی سزا کا حکم لکھے۔ لیکن جب پھر آخری فقرہ پر پہنچا تو اس کے ہاتھ نے وہی کچھ لکھا جو پہلے لکھا تھا۔ جب اس نے اپنی تحریر کو دوبارہ پڑھا تو پھر جھنجھلایا اور وہ ورق چاک کر دیا اور تیسری بار فیصلہ لکھنے کے لئے آمادہ ہوا۔ آخر تیسری مرتبہ بھی یہی ہوا۔ جب لکھتے لکھتے آخر میں پہنچا تو قلم نے اب کی دفعہ بھی اس ملزم کی بریت کا فیصلہ ہی لکھا۔ اس پر اس نے گھبرا کر کہہ دیا کہ اب میرے اختیار سے یہ بات باہر ہوگئی ہے۔ آخر لاچار ہو کر اس کی بریت کا حکم صادر کر دیا۔ چونکہ تمام اعضا انسان کے خداتعالیٰ کے ہاتھ میں ہیں۔ اس لئے اگر وہ ہمارے خلاف فیصلہ لکھنے کے لئے بیٹھے گا تو اس کا ہاتھ اور اس کا قلم اللہ تعالیٰ کی مرضی کے موافق وہی کچھ لکھیں گے جن سے ہماری بریت ہوگی۔ الغرض ان دنوں ہم تشویش میں رہا کرتے تھے۔ مگر حضور مختلف واقعات سنا سنا کر ہمیں تسلی دیا کرتے تھے اس موقعہ پر یہ بیان کرنا ضروری ہے کہ جب حضور نے یہ واقعہ بیان فرمایا تو اس وقت حضور کا چہرہ سرخ ہو رہا تھا اور بڑے جوش اور جلال سے آپ نے فرمایا کہ اگر مجسٹریٹ لکھنے کے لئے قلم اٹھائے گا تو اس کے قلم سے جو کچھ نکلے گا وہ ہماری بریت کے متعلق اور ہمارے حق میں ہی ہوگا کیونکہ خداتعالیٰ نے ہم کو ایسی ہی بشارت دی ہوئی ہے۔

(روزنامہ الفضل 11 فروری 1943ء)

☆............☆............☆

بقیہ از صفحہ 10: تعلق باللہ کے واقعات

گا۔ تم ابھی تک نہیں جانتے کہ تمہارے خدا میں کیا کیا قدرتیں ہیں اور اگر تم جانتے تو تم پر کوئی ایسا دن نہ آتا کہ تم دنیا کے لئے سخت غمگین ہو جاتے۔...... خدا ایک پیارا خزانہ ہے اس کی قدر کرو کہ وہ تمہارے ہر ایک قدم میں تمہارا مددگار ہے۔

(کشتی نوح۔ روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 22)

رسالہ ''الوصیت'' میں حضور فرماتے ہیں:۔

''اگر تم اپنے نفس سے درحقیقت مر جاؤ گے تب تم خدا میں ظاہر ہو جاؤ گے اور خدا تمہارے ساتھ ہو گا۔ اور وہ گھر بابرکت ہو گا جس میں تم رہتے ہو گے۔ اور ان دیواروں پر خدا کی رحمت نازل ہوگی جو تمہارے گھر کی دیواریں ہیں۔ اور وہ شہر بابرکت ہو گا جہاں ایسا آدمی رہتا ہوگا۔ اگر تمہاری زندگی اور تمہاری موت اور تمہاری ہر ایک حرکت اور تمہاری نرمی اور گرمی محض خدا کے لئے ہو جائے گی اور ہر ایک تلخی اور مصیبت کے وقت تم خدا کا امتحان نہیں کرو گے اور تعلق کو نہیں توڑو گے بلکہ آگے قدم بڑھاؤ گے تو مَیں سچ سچ کہتا ہوں کہ تم خدا کی ایک خاص قوم ہو جاؤ گے''۔

فرمایا: ''تمہیں خوشخبری ہو کہ قرب پانے کا میدان خالی ہے۔ ہر ایک قوم دنیا سے پیار کر رہی ہے اور وہ بات جس سے خدا راضی ہو اس کی طرف دنیا کو توجہ نہیں۔ وہ لوگ جو پورے زور سے اس دروازہ میں داخل ہونا چاہتے ہیں ان کے لئے موقع ہے کہ اپنے جوہر دکھلائیں اور خدا سے خاص انعام پاویں۔ یہ مت خیال کرو کہ خدا تمہیں ضائع کر دے گا۔ تم خدا کے ہاتھ کا ایک بیج ہو جو زمین میں بویا گیا۔ خدا فرماتا ہے کہ یہ بیج بڑھے گا اور پھولے گا اور ہر ایک طرف سے اس کی شاخیں نکلیں گی اور ایک بڑا درخت ہو جائے گا۔ پس مبارک وہ جو خدا کی بات پر ایمان رکھے اور درمیان میں آنے والے ابتلاؤں سے نہ ڈرے کیونکہ ابتلاؤں کا آنا بھی ضروری ہے تا خدا تمہاری آزمائش کرے کہ کون اپنے دعوئ بیعت میں صادق اور کون کاذب ہے۔ وہ جو کسی ابتلا سے لغزش کھائے گا وہ کچھ بھی خدا کا نقصان نہیں کرے گا اور بدبختی اس کو جہنم تک پہنچائے گی۔ اگر وہ پیدا نہ ہوتا تو اس کے لئے اچھا تھا۔ مگر وہ سب لوگ جو اخیر تک صبر کریں گے اور ان پر مصائب کے زلزلے آئیں گے اور حوادث کی آندھیاں چلیں گی اور قومیں ہنسی اور ٹھٹھا کریں گی اور دنیا ان سے سخت کراہت کے ساتھ پیش آئے گی وہ آخر فتحیاب ہوں گے اور برکتوں کے دروازے ان پر کھولے جائیں گے۔''

(رسالہ الوصیت۔ روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 308)

امتیاز ٹریولز انٹرنیشنل
بالمقابل ایوان محمود ربوہ
گورنمنٹ لائسنس نمبر 4299
اندرون ملک اور بیرون ملک ٹکٹوں کی فراہمی کا ایک بااعتماد ادارہ
TeL:047-6214000,Fax:047-6215000
Mob:0333-6524952
E_mail:imtiaztravels@hotmail.com

البشیرز معروف قابل اعتماد نام
پیج جیولرز اینڈ بوتیک
ریلوے روڈ گلی نمبر 1 ربوہ
نئی ورائٹی نئی جدت کے ساتھ زیورات وملبوسات
اب پتوکی کے ساتھ ساتھ ربوہ میں بااعتماد خدمت
پروپرائیٹرز: ایم بشیر الحق اینڈ سنز
شوروم ربوہ: 0300-4146148,047-6214510
فون شوروم پتوکی: 049-4423173

مکرم سید شمشاد احمد ناصر صاحب۔امریکہ

شمائل حضرت مسیح موعود کے چند پہلو

نماز باجماعت

حضرت مفتی محمد صادق صاحب بیان فرماتے ہیں:۔

نمازوں کے اوقات کی پابندی کا آپ پورا خیال رکھتے تھے۔ پانچوں وقت کی نماز کے واسطے (بیت الذکر) میں تشریف لاتے تھے مگر وضو ہمیشہ گھر میں کرکے (بیت الذکر) جاتے تھے۔ جمعہ کے دن پہلی سنتیں بھی گھر میں پڑھ کر (بیت الذکر) تشریف لے جایا کرتے تھے۔ جب تک (بیت) مبارک تیار نہیں ہوئی۔ آپ سب نمازوں کے واسطے بڑی (بیت) اقصیٰ کو تشریف لے جایا کرتے تھے۔ (روزنامہ الفضل 3 جنوری 1931ء)

حضور کے دعویٰ مسیحیت کے ایام کا ذکر کرتے ہوئے حضرت پیر سراج الحق صاحب نعمانی تحریر فرماتے ہیں:۔

میں آپ کی خدمت میں تین مہینے تک رہا اس زمانہ میں حضرت اقدس سخت بیمار تھے اور نماز باجماعت کا اس حالت بیماری اور ضعف میں نہایت التزام رکھتے تھے۔

حضرت مسیح موعود کو دعویٰ سے قبل اور دعویٰ کے بعد بھی بارہا مختلف مصالح کیلئے سفر کرنے پڑے مگر ان میں بھی آپ نماز کا بھرپور اہتمام کرتے۔

حضرت اماں جان بیان کرتی ہیں کہ حضرت مسیح موعود نے ذکر فرمایا کہ:۔

ایک دفعہ میں کسی مقدمہ کی پیروی کے لئے گیا۔ عدالت میں اور اور مقدمے ہوتے رہے اور میں باہر ایک درخت کے نیچے انتظار کرتا رہا، چونکہ نماز کا وقت ہوگیا تھا اس لئے میں نے وہیں نماز پڑھنا شروع کردی۔ مگر نماز کے دوران میں عدالت سے مجھے آوازیں پڑنی شروع ہوگئیں مگر میں نماز پڑھتا رہا۔ جب میں نماز سے فارغ ہوا تو میں نے دیکھا کہ میرے پاس عدالت کا بہرا کھڑا ہے، سلام پھیرتے ہی اس نے مجھے کہا مرزا صاحب مبارک ہو آپ مقدمہ جیت گئے ہیں۔

(سیرت المہدی حصہ اول صفحہ 14)

ذکرالٰہی

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا۔ ''بتایا گیا ہے مجھے اللہ تعالیٰ کی طرف سے کہ سبحان اللہ وبحمدہ سبحان العظیم بہت پڑھنا چاہئے۔'' حضرت اماں جان بیان کرتی ہیں کہ ''اس وجہ سے آپ اسے بہت کثرت سے پڑھتے تھے حتیٰ کہ رات کو بستر پر کروٹ بدلتے ہوئے بھی یہی کلمہ آپ کی زبان پر ہوتا تھا۔'' آپ بہت آہستہ آہستہ اور ٹھہر ٹھہر کر اور سکون اور اطمینان اور نرمی کے ساتھ یہ الفاظ زبان پر دہراتے تھے اس طرح کہ گویا ساتھ ساتھ صفات باری تعالیٰ پر بھی غور فرماتے جاتے ہیں۔

(سیرت المہدی صفحہ 3 حصہ اول)

نزول مسیح میں آپ پیشگوئی صفحہ 77 کے تحت فرماتے ہیں۔

ایک مرتبہ میں ایسا سخت بیمار ہوا کہ میرا آخری وقت سمجھ کر مجھ کو مسنون طریقہ سے سورۃ یٰسین سنائی گئی اور میری زندگی سے سب مایوس ہو چکے تھے۔ اور بعض عزیز دیواروں کے پیچھے روتے تھے۔ تب اللہ تعالیٰ نے الہاماً مجھے یہ دعا سکھلائی ''**سبحان اللّٰہ وبحمدہ سبحان اللہ العظیم . اللھم صل علیٰ محمد وال محمد۔**

(نزول المسیح۔ روحانی خزائن جلد نمبر 18 صفحہ 585)

رسول کریم ﷺ جب مکہ سے ہجرت فرما کر مدینہ تشریف لائے تو آپ نے پہلا خطاب یہ فرمایا کہ **یا یھا الناس افشوا السلام بینکم۔** اے لوگو! آپس میں سلام کو رواج دو۔ سلام کیا ہے۔ امن کی ضمانت ہے۔ محبت کی ضمانت ہے۔ جس کی وجہ سے صحابہ بازاروں میں صرف ایک دوسرے کو سلام کرنے کی غرض سے نکل جاتے تھے۔

رسول کریم ﷺ کی اتباع میں

حضرت مسیح موعود کو ''سلام'' کا اس قدر خیال تھا کہ حضور اگر چند لمحوں کے لئے بھی جماعت سے اٹھ کر گھر جاتے اور پھر واپس تشریف لاتے تو ہر بار جاتے بھی اور آتے بھی السلام علیکم کہتے۔

(سیرت المہدی صفحہ 527)

'' حضرت مسیح موعود عورتوں کو یہ نصیحت فرمایا کرتے تھے کہ نماز باقاعدہ پڑھیں قرآن شریف کا ترجمہ سیکھیں اور خاوندوں کے حقوق ادا کریں جب کبھی کوئی عورت بیعت کرتی تو آپ عموماً یہ پوچھا کرتے تھے کہ تم قرآن شریف پڑھی ہوئی ہو یا نہیں اگر وہ نہ پڑھی ہوئی ہوتی تو نصیحت فرماتے کہ قرآن شریف پڑھنا سیکھو اور اگر صرف ناظرہ پڑھی ہوتی تو فرماتے کہ ترجمہ بھی سیکھو تاکہ قرآن شریف کے احکام سے اطلاع ہو اور ان پر عمل کرنے کی توفیق ملے۔ (سیرت المہدی صفحہ 759)

حافظ نور محمد صاحب نے بیان کیا کہ غالباً دوسرا یا تیسرا سالانہ جلسہ تھا کہ حضور ایک دن عشاء کی نماز کے لئے بیت الذکر میں تشریف لائے اور آتے ہی فرمایا کہ میرے دل میں یہ آیات گزری ہیں کہ:

والذین جاھدوا فینا ...... پھر حضور نے ان آیات کی اس قدر تشریح فرمائی کہ حاضرین نے متاثر ہو کر چیخیں مارنی شروع کر دیں بعد ازاں مولوی عبدالکریم صاحب نے سورۃ مریم کی قراءت سے نماز شروع کی اور بحالت نماز بھی ویسا ہی رونے اور چیخنے کا شور پڑا ہوا تھا جو بعد میں کم نظر آیا دوسرے روز حضرت مسیح موعود نے تقریر میں فرمایا کہ دعا میں اس قدر اثر ہے کہ اگر کوئی کہے کہ دعا سے پہاڑ چل پڑتا ہے تو میں اُسے یقین کروں گا اور اگر کوئی کہے کہ دعا سے درخت نقل مکانی کر جاتا ہے تو میں اسے سچ مانوں گا ایک (مومن) کے پاس سوائے دعا کے اور کوئی ہتھیار نہیں، یہی تو وہ چیز ہے جو انسان کی رسائی خدا تعالیٰ تک کرا دیتی ہے''۔

(سیرت المہدی صفحہ 516۔517)

مولوی فتح دین صاحب جو کہ عالم جوانی سے حضرت مسیح موعود کی صحبت میں رہے بیان کرتے ہیں کہ میں حضرت مسیح موعود کے حضور اکثر حاضر ہوا کرتا تھا اور کئی مرتبہ حضور کے پاس ہی رات کو بھی قیام کیا کرتا تھا ایک مرتبہ میں نے دیکھا کہ آدھی رات کے قریب حضرت صاحب بہت بیقراری سے تڑپ رہے ہیں اور ایک کونہ سے دوسرے کونہ کی طرف تڑپتے ہوئے چلے جاتے ہیں جیسے کہ ماہی بے آب تڑپتی ہے یا کوئی مریض شدت درد کی وجہ سے تڑپ رہا ہوتا ہے، میں اس حالت کو دیکھ کر سخت ڈر گیا اور بہت فکر مند ا ہوا۔ اور دل میں کچھ ایسا خوف طاری ہوا کہ اس وقت پریشانی میں ہی مبہوت لیٹا رہا۔ یہاں تک کہ حضرت مسیح موعود کی وہ حالت جاتی رہی۔ صبح میں نے اس واقعہ کا حضرت مسیح موعود سے ذکر کیا کہ رات کو میری آنکھوں نے اس قسم کا نظارہ دیکھا ہے کیا حضور کو کوئی تکلیف تھی یا درد گردہ وغیرہ کا دورہ تھا۔ حضرت مسیح موعود نے فرمایا ''میاں فتح دین کیا تم اس وقت جاگتے تھے؟ اصل بات یہ ہے کہ جس وقت ہمیں (دین) کی مہم یاد آتی ہے اور جو جو مصیبتیں اس وقت (دین) پر آرہی ہیں ان کا خیال آتا ہے تو ہماری طبیعت سخت بے چین ہو جاتی ہے اور یہ (دین) ہی کا درد ہے جو ہمیں اس طرح بے قرار کر دیتا ہے۔

(سیرت المہدی صفحہ 524)

گنوار کا ارادہ قتل

یہ لدھیانہ کا واقعہ ہے، ایک مولوی صاحب بازار میں کھڑے ہو کر بڑے جوش کے ساتھ وعظ کر رہے تھے کہ مرزا (مسیح موعود) کافر ہے۔ اور اس کے ذریعہ سے مسلمانوں کو سخت نقصان پہنچ رہا ہے۔ پس جو کوئی اس کو قتل کر ڈالے گا وہ بہت بڑا ثواب حاصل کرے گا۔ اور سیدھا بہشت کو جائے گا۔ بہت جوش کے ساتھ اس نے اس وعظ کو بار بار دہرایا۔ ایک گنوار ایک لٹھ ہاتھ میں لئے ہوئے کھڑا اس کی تقریر سن رہا تھا، اس گنوار پر مولوی صاحب کے اس وعظ کا بہت اثر ہوا۔ اور وہ چپکے سے وہاں سے چل کر حضرت صاحب کا مکان پوچھتا ہوا وہاں پہنچ گیا۔ وہاں کوئی دربان نہ ہوتا تھا۔ ہر ایک شخص جس کا جی چاہتا اندر چلا آتا۔ کسی قسم کی کوئی رکاوٹ اور بندش نہ تھی۔ اتفاق سے اس وقت حضرت صاحب دیوان خانہ میں بیٹھے ہوئے کچھ تقریر کر رہے تھے اور چند آدمی جن میں کچھ مریدین تھے اور کچھ غیر مریدین ارد گرد بیٹھے ہوئے حضور کی باتیں سن رہے تھے، وہ گنوار بھی اپنا لٹھ کاندھے پر رکھے ہوئے کمرہ کے اندر داخل ہوا اور دیوار کے ساتھ کھڑا ہو کر اپنے عمل کا موقعہ تاڑنے لگا۔ حضرت صاحب نے اس کی طرف کچھ توجہ نہیں کی اور اپنی تقریر کو جاری رکھا۔ وہ بھی سننے لگا۔ چند منٹ کے بعد اس تقریر کا کچھ اثر اس کے دل پر ہوا اور وہ لٹھ اس کے کندھے سے اتر کر اس کے ہاتھ میں زمین پر آ گیا اور مزید تقریر کو سننے کے لئے وہ بیٹھ گیا اور سنتا رہا۔ یہاں تک کہ حضرت صاحب نے اس سلسلہ گفتگو کو جو جاری تھا بند کیا اور مجلس میں سے کسی شخص نے عرض کیا کہ حضور مجھے آپ کے دعوے کی سمجھ آ گئی ہے اور میں حضور کو سچا سمجھتا ہوں۔ اور آپ کے مریدین میں داخل ہونا چاہتا ہوں۔ اس پر وہ گنوار آگے بڑھ کر بولا کہ میں ایک مولوی صاحب کے وعظ سے اثر پا کر اس ارادہ سے یہاں اس وقت آیا تھا کہ اس لٹھ کے ساتھ آپ کو قتل کر ڈالوں اور جیسا کہ مولوی صاحب نے وعدہ فرمایا ہے سیدھا بہشت کو پہنچ جاؤں۔ مگر آپ کی تقریر کے فقرات مجھ کو پسند آئے اور میں زیادہ سننے کے واسطے ٹھہر گیا اور آپ کی ان تمام باتوں کے سننے کے بعد مجھے یقین ہو گیا ہے کہ مولوی صاحب کا وعظ بالکل بیجا دشمنی سے بھرا ہوا تھا آپ بیشک سچے ہیں اور آپ کی باتیں سب سچی ہیں، میں بھی آپ کے مریدوں میں داخل ہونا چاہتا ہوں۔ حضرت اقدس نے اس کی بیعت کو قبول فرمایا۔

(ذکر حبیب از حضرت مفتی محمد صادق صاحب صفحہ 14)

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے جلسہ جرمنی میں یہ واقعہ بیان کرتے ہوئے مزید کہا کہ بیعت کرنے کے بعد اس شخص نے حضرت مسیح موعود سے اس مولوی کو قتل کرنے کی اجازت چاہی جس نے اس کو آپ کے قتل کرنے پر اکسایا تھا۔ حضرت مسیح موعود نے اسے فرمایا نہیں۔ اور فرمایا کہ اس مولوی نے آپ کو جنت کی بشارت دی تھی اور اب تمہیں مجھے قبول کرنے سے جنت مل گئی ہے۔

حضرت مسیح موعود کی سیرت کا ایک پہلو یہ ہے کہ آپ عہد دوستی اور عہد زوجیت کا احترام نہ کرنے والوں سے ناراض ہو جاتے تھے لیکن وہ ناراضگی محض خدا کی رضا اور اپنے خادم کی اصلاح کے لئے ہوتی تھی۔

ایک دوست بابو محمد افضل صاحب افریقہ میں ملازم تھے اور بہت خوشحال اور فارغ البال تھے سلسلہ کے کاموں میں حصہ لیتے اور دعوت الی اللہ کا بھی ان کے اندر ایک جوش تھا، ان کی دو بیویاں تھیں اور دونوں قادیان میں رہتی تھیں۔

1899ء میں انہوں نے ایک خط حضرت

مولانا حکیم نورالدین صاحب کو لکھا اور کچھ روپیہ بھیجا اور اپنی بیویوں کو افریقہ بلایا اور یہ بھی لکھ دیا کہ جو بیوی آنے سے انکار کرے اس کو طلاق دے دی جائے گی۔ حضرت مولانا نورالدین صاحب نے یہ خط حضرت مسیح موعود کی خدمت میں پیش کر دیا۔ آپ نے فرمایا وہ تو جب طلاق دے گا مگر اسے لکھ دو کہ ایسے شخص کا ہمارے ساتھ تعلق نہیں رہ سکتا، کیونکہ جو اتنے عزیز رشتہ دار کو ذرا سی بات پر قطع کر سکتا ہے اور ہمارے تعلقات میں وفاداری سے کیا کام لے گا؟

جب محمد افضل صاحب کو حضور کی اس ناراضگی کا علم ہوا تو اس نے نہ صرف توبہ کی۔ بلکہ سب کچھ چھوڑ چھاڑ کر حضرت مسیح موعود کی رفاقت میں قادیان آ کر بس گئے۔ یہ خود بڑے مالدار آدمی تھے خوشحال تھے، امیر تھے۔ مگر قادیان آ کر فقیری کا لباس اوڑھ لیا۔ اور خدمت دین میں کمربستہ یہاں بھی ہو گئے۔ ان کی دیرینہ خواہش تھی کہ قادیان سے ایک اخبار نکالا جائے، چنانچہ البدر نکالا گیا۔ مرحوم محمد افضل صاحب نے اس اخبار کو اس رنگ میں نکالا کہ بسا اوقات دن کو آدھا پیٹ کھانا کھایا اور رات کو بھوکے سو گئے اور اکثر اوقات لون مرچ کے ساتھ کچی پکی مسی روٹیاں کھا کر گزارہ کیا۔ بعض اوقات انہیں ایندھن خریدنے کی بھی طاقت نہ تھی، ان کے بچے پھٹے پرانے کپڑوں میں رہتے اور خود بھی۔ پس یہ مسیح موعود کی سیرت کا ایک پہلو ہے کہ آپ دوستی اور زوجیت کا احترام کرتے اور ایسا نہ کرنے والوں پر ناراض ہوتے، اور افضل صاحب نے آپ کی سیرت اور نصیحت پر عمل کر کے وہ نمونہ دکھایا جو مشعل راہ ہے۔

(سیرت مسیح موعود، یعقوب علی عرفانی صاحب صفحہ 253)

بچوں کی خبر گیری اور پرورش

سزا دینے کی ممانعت

آپ بچوں کی بیماری میں ان کی طرف بہت توجہ کرتے اور علاج کرتے۔ اور پھر بچوں کو مارنے اور سزا دینے کے بھی سخت خلاف تھے۔

مدرسہ تعلیم الاسلام میں جب کبھی کسی استاد کے خلاف شکایت آتی کہ اس نے کسی بچہ کو مارا ہے تو سخت ناپسند فرماتے۔ اور ایسے احکامات نافذ کرائے کہ بچوں کو جسمانی سزا نہ دی جائے۔ چھوٹے بچوں کے متعلق فرماتے کہ

''خدا تعالیٰ کی طرف سے تو مکلّف ہیں ہی نہیں پھر تمہارے مکلّف کیوں کر ہو سکتے ہیں؟''

حضرت مولوی عبدالکریم صاحب فرماتے ہیں کہ:

یہاں ایک بزرگ نے ایک دفعہ اپنے لڑکے کو عادتاً مارا تھا، حضرت بہت متاثر ہوئے اور انہیں بلا کر بڑی دردانگیز تقریر فرمائی:۔

فرمایا! میرے نزدیک یوں بچوں کو مارنا شرک میں داخل ہے۔

فرمایا جس طرح اور جس قدر سزا دینے میں کوشش کی جاتی ہے کاش دعا میں لگ جائیں اور بچوں کے لئے سوز دل سے دعا کرنے کو ایک حزب مقرر کر لیں۔ اس لئے کہ والدین کی دعا کو بچوں کے حق میں خاص قبول بخشا گیا ہے۔ فرمایا میں التزاماً چند دعائیں ہر روز مانگا کرتا ہوں۔ اول اپنے نفس کیلئے دعا مانگتا ہوں کہ خدا مجھ سے وہ کام لے جس سے اس کی عزت جلال ظاہر ہو۔ پھر اپنے گھر کے لوگوں کے لئے مانگتا ہوں کہ ان سے قرۃ العین عطا ہو اور اللہ تعالیٰ کی مرضیات کی راہ پر چلیں۔ پھر اپنے بچوں کے لئے دعا مانگتا ہوں کہ یہ سب دین کے خدام بنیں، پھر اپنے مخلص دوستوں کے لئے نام بنام اور پھر ان سب کے لئے جو اس سلسلہ میں وابستہ ہیں خواہ ہم انہیں جانتے ہیں یا نہیں جانتے۔

(سیرت مسیح موعود یعقوب علی عرفانی صفحہ 365)

مہمانوں کے لئے مکان بنوانے کی حاجت ہوئی، تو جب اس پر کام شروع ہوا آپ نے فرمایا ''اللہ تعالیٰ جانتا ہے کہ ہمیں کسی مکان سے کوئی انس ہیں، ہم اپنے مکانوں کو اپنے اور اپنے دوستوں میں مشترک جانتے ہیں اور بڑی آرزو ہے کہ ایسا مکان ہو کہ چاروں طرف سے ہمارے احباب کے گھر ہوں اور درمیان میرا گھر ہو اور ہر گھر میں میری ایک کھڑکی ہو کہ ہر ایک سے ہر ایک وقت رابطہ رہے۔

(ملفوظات جلد نمبر 2 صفحہ 5)

حضرت مسیح موعود کی یہ مبارک خواہش حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کے زمانے میں ایم ٹی اے کے اجراء سے پوری ہوئی ہے۔ دیکھ لیں خدا تعالیٰ کے فضل سے ایم ٹی اے کے ذریعہ ہر گھر میں ہر دیوار میں ایک کھڑکی لگ گئی ہے اور وہاں ہر روز حضرت مسیح موعود کی تعلیمات اور آپ کے خلفاء کی ہدایات کا چرچا ہو رہا ہے۔ الحمدللہ

حضرت مسیح موعود کی خدمت خلق

حضرت مسیح موعود دن رات تربیت کے کاموں کے علاوہ تصنیف کے کاموں میں مشغول رہتے تھے، اس کے باوجود آپ اپنا بہت سا قیمتی وقت غرباء کی خدمت اور ہمدردی میں صرف کرتے۔ اس ضمن میں، خاکسار حضرت مولوی عبدالکریم کی ایک روایت بیان کرتا ہے۔ آپ فرماتے ہیں کہ

ایک دفعہ بہت سی گنواری عورتیں (مراد دیہاتی ان پڑھ عورتیں ہیں) بچوں کو لے کر دکھانے آئیں اور آپ کو اس وقت ایک دینی ضرورت کے لئے ایک بڑا اہم مضمون لکھنا تھا اور جلد لکھنا تھا۔ میں بھی اتفاقاً جا نکلا کیا دیکھتا ہوں، حضرت کمربستہ اور مستعد کھڑے ہیں جیسے کوئی یورپین اپنی دنیوی ڈیوٹی پر چست اور ہوشیار کھڑا ہوتا ہے اور 5-6 صندوق کھول رکھے ہیں اور چھوٹی چھوٹی شیشیوں اور بوتلوں میں سے کسی کو کچھ اور کسی کو کوئی عرق دے رہے ہیں اور کوئی تین گھنٹے تک یہی بازار لگا رہا اور ہسپتال جاری رہا۔ فراغت کے بعد میں نے عرض کیا حضرت یہ تو بڑی زحمت کا کام ہے اور اس طرح بہت سا قیمتی وقت ضائع ہو جاتا ہے۔ اللہ اللہ کس نشاط اور طمانیت سے مجھے جواب دیتے ہیں کہ یہ بھی تو ویسا ہی دینی کام ہے یہ مسکین لوگ ہیں، یہاں کوئی ہسپتال نہیں میں ان لوگوں کی خاطر ہر طرح کی انگریزی اور یونانی دوائیں منگوا کر رکھا کرتا ہوں جو وقت پر کام آ جاتی ہیں اور فرمایا یہ بڑے ثواب کا کام ہے مومن کو ان کاموں میں سست اور بے پرواہ نہ ہونا چاہئے۔''

(سیرت مسیح موعود حضرت یعقوب علی عرفانی صاحب صفحہ 287)

حضرت مسیح موعود شرائط بیعت میں سے نویں شرط بیعت میں فرماتے ہیں: عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہے گا اور جہاں تک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہنچائے گا۔

(مجموعہ اشتہارات جلد 1 صفحہ 160)

ہمدردی خلائق کا نمونہ

حضور فرماتے ہیں۔

میری تو یہ حالت ہے کہ اگر کسی کو درد ہوتا ہو اور میں نماز میں مصروف ہوں، میرے کان میں اس کی آواز پہنچ جائے تو میں یہ چاہتا ہوں کہ نماز توڑ کر بھی اگر اس کو فائدہ پہنچا سکتا ہوں تو فائدہ پہنچاؤں اور جہاں تک ممکن ہے اس سے ہمدردی کروں۔ یہ اخلاق کے خلاف ہے کہ کسی بھائی کی مصیبت اور تکلیف میں اس کا ساتھ نہ دیا جائے۔ اگر تم کچھ بھی اس کے لئے نہیں کر سکتے ہو تو کم از کم دعا ہی کرو۔

اپنے تو درکنار میں تو یہ کہتا ہوں کہ غیروں اور ہندوؤں کے ساتھ بھی اعلیٰ اخلاق کا نمونہ دکھاؤ اور ان سے ہمدردی کرو۔ لا ابالی مزاج ہرگز نہیں ہونا چاہئے۔

میں بھوکا تھا تم نے مجھے کھانا نہ کھلایا

ہر شخص کو ہر روز اپنا مطالعہ کرنا چاہئے کہ وہ کہاں تک ان امور کی پرواہ کرتا ہے اور کہاں تک وہ اپنے بھائیوں سے ہمدردی اور سلوک کرتا ہے۔ اس کا بڑا بھاری مطالبہ انسان کے ذمہ ہے۔ حدیث صحیح میں آیا ہے کہ قیامت کے روز خدا تعالیٰ کہے گا کہ میں بھوکا تھا تم نے مجھے کھانا نہ کھلایا۔ میں پیاسا تھا اور تو نے مجھے پانی نہ دیا۔ میں بیمار تھا تم نے میری عیادت نہ کی۔ جن لوگوں سے یہ سوال ہوگا وہ کہیں گے کہ اے ہمارے رب تو کب بھوکا تھا جو ہم نے کھانا نہ دیا۔ تو کب پیاسا تھا جو پانی نہ دیا اور تو کب بیمار تھا جو تیری عیادت نہ کی۔

پھر خدا تعالیٰ فرمائے گا کہ میرا فلاں بندہ جو ہے وہ ان باتوں کا محتاج تھا مگر تم نے اس کی کوئی ہمدردی نہ کی۔ اس کی ہمدردی میری ہمدردی تھی۔ ایسا ہی ایک اور جماعت کو کہے گا کہ شاباش! تم نے میری ہمدردی کی۔ میں بھوکا تھا، تم نے مجھے کھانا کھلایا۔ میں پیاسا تھا تم نے مجھے پانی پلایا وغیرہ۔ وہ جماعت عرض کرے گی کہ اے ہمارے خدا ہم نے کب تیرے ساتھ ایسا کیا؟ تب اللہ تعالیٰ جواب دے گا کہ میرے فلاں بندے کے ساتھ جو تم نے ہمدردی کی تو میری ہی ہمدردی تھی۔ دراصل خدا تعالیٰ کی مخلوق کے ساتھ ہمدردی کرنا بہت ہی بڑی بات ہے اور خدا تعالیٰ اس کو بہت پسند کرتا ہے۔ اس سے بڑھ کر اور کیا ہوگا کہ وہ اس سے اپنی ہمدردی ظاہر کرتا ہے۔ عام طور پر دنیا میں بھی ایسا ہی ہوتا ہے کہ اگر کسی شخص کا خادم کسی اس کے دوست کے پاس جاوے اور وہ شخص اس کی خبر بھی نہ لے تو کیا وہ آقا جس کا کہ وہ خادم ہے اس اپنے دوست سے خوش ہوگا؟ کبھی نہیں! حالانکہ اس کو تو کوئی تکلیف اس نے نہیں دی۔ مگر نہیں، اس نوکر کی خدمت اور اس کے ساتھ حسن سلوک گویا مالک کے ساتھ حسن سلوک ہے۔ خدا تعالیٰ کو بھی اس طرح پر اس بات کی چڑ ہے کہ کوئی اس کی مخلوق سے سرد مہری برتے۔ کیونکہ اس کو اپنی مخلوق بہت پیاری ہے۔ پس جو شخص خدا تعالیٰ کی مخلوق کے ساتھ ہمدردی کرتا ہے وہ گویا اپنے خدا کو راضی کرتا ہے۔

(ملفوظات جلد چہارم صفحہ 215)

ہمسایہ کی خبر گیری

بہت سے ہیں جن میں اپنے بھائیوں کے لئے کچھ بھی ہمدردی نہیں۔ اگر ایک بھائی بھوکا مرتا ہو تو دوسرا توجہ نہیں کرتا اور اس کی خبر گیری کے لئے تیار نہیں ہوتا۔ یا اگر وہ کسی اور قسم کی مشکلات میں ہے تو اتنا نہیں کرتے کہ اس کے لئے اپنے مال کا کوئی حصہ خرچ کریں۔ حدیث شریف میں ہمسایہ کی خبر گیری کا حکم آیا ہے بلکہ یہاں تک بھی ہے کہ اگر تم گوشت پکاؤ تو شوربا زیادہ کر لو تا کہ اسے بھی دے سکو۔ اب کیا ہوتا ہے اپنا ہی پیٹ پالتے ہیں، لیکن اس کی کچھ پرواہ نہیں۔ یہ مت سمجھو کہ ہمسایہ سے اتنا ہی مطلب ہے جو گھر کے پاس رہتا ہو۔ بلکہ جو تمہارے بھائی ہیں وہ بھی ہمسایہ ہی ہیں خواہ وہ سو کوس کے فاصلے پر بھی ہوں۔

(ملفوظات جلد چہارم صفحہ 215)

ماں جیسی ہمدردی

یہ سچی بات ہے کہ جو شخص چاہتا ہے کہ اس کی وجہ سے دوسروں کو فائدہ پہنچے اس کو کینہ ور نہیں ہونا چاہئے، اگر وہ کینہ ور ہو تو دوسروں کو اس کے وجود سے کیا فائدہ پہنچے گا؟ جہاں ذرا اس کے نفس اور خیال کے خلاف ایک امر واقع ہوا وہ انتقام لینے کو آمادہ ہو گیا۔ اسے تو ایسا ہونا چاہئے کہ اگر ہزاروں نشتروں سے بھی مارا جاوے پھر بھی پرواہ نہ کرے۔

میری نصیحت یہی ہے کہ وہ دو باتوں کو یاد رکھو۔ ایک خدا تعالیٰ سے ڈرو، دوسرے اپنے بھائیوں سے ایسی ہمدردی کرو جیسی اپنے نفس سے کرتے ہو،

باقی صفحہ 3 پر

مکرم نوید احمد مبشر صاحب

جماعت احمدیہ کی تاسیس کا مبارک دن۔ 23 مارچ 1889ء

پہلی بیعت کے حالات اور نومبائعین کو مسیح موعود کی نصائح

حضرت اقدس مسیح موعود کی خدمت دین کی کاوشوں کو مدنظر رکھتے ہوئے مخلصین اور سعید الفطرت لوگوں کے دلوں میں ایک عرصہ سے یہ تحریک پیدا ہو رہی تھی کہ آپ بیعت لیں لیکن آپ کا ہمیشہ یہی جواب ہوتا کہ ''لَسْتُ بِمَأْمُوْر'' یعنی مجھے اذن الٰہی نہیں۔ چنانچہ ایک مرتبہ آپ نے میر عباس علی صاحب کی معرفت مولوی عبدالقادر صاحب کو لکھا کہ:

''اس عاجز کی فطرت پر توحید اور تفویض الی اللہ غالب ہے اور...... چونکہ بیعت کے بارے میں اب تک خداوند کریم کی طرف سے کچھ علم نہیں اس لئے تکلف کی راہ میں قدم رکھنا جائز نہیں۔

مولوی صاحب اخوت دین کے بڑھانے میں کوشش کریں اور اخلاص اور محبت کے چشمہ صافی سے اس پودا کی پرورش میں مصروف رہیں۔ تو یہی طریق انشاءاللہ بہت مفید رہے گا''۔

(تاریخ احمدیت جلد اوّل صفحہ 335)

آخر 1888ء کی پہلی سہ ماہی میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے آپ کو بیعت لینے کا ارشاد ہوا۔ حضور کی طبیعت اس بات سے کراہت کرتی تھی کہ ہر قسم کے رطب و یابس لوگ اس سلسلہ میں داخل ہو جائیں اور دل یہ چاہتا تھا کہ اس مبارک سلسلہ میں وہی مبارک لوگ داخل ہوں جن کی فطرت میں وفاداری کا مادہ ہے اور کچے نہیں۔ اس لئے آپ کو ایک ایسی تقریب کا انتظار رہا کہ جو مخلص اور منافقوں میں امتیاز کر کے دکھلا دے۔ چنانچہ اسی سال بشیر اوّل کی وفات نے یہ تقریب پیدا کر دی اور خام خیال، بدظن لوگ الگ ہو گئے۔ اس وقت آپ نے یکم دسمبر 1888ء کو ایک اشتہار کے ذریعہ سے عام بیعت کا اعلان فرمایا۔ 12 جنوری 1889ء کو حضرت المصلح الموعود کی پیدائش کے ساتھ ہی آپ نے ''تکمیل تبلیغ'' کے نام سے ایک اشتہار تحریر فرمایا اور اس میں دس شرائط بیعت بھی تحریر فرمائیں۔ اس اشتہار کے بعد آپ قادیان سے لدھیانہ تشریف لے گئے اور حضرت صوفی احمد جان صاحب کے گھر واقع محلّہ جدید فروکش ہوئے (بیعت لئے جانے سے قبل حضرت اقدس۔ شیخ مہر علی صاحب رئیس ہوشیار پور کے لڑکے کی شادی کی تقریب میں بھی تشریف لے گئے)۔ لدھیانہ میں آپ نے 4 مارچ 1889ء کو ایک اور اشتہار شائع فرمایا جس میں واضح فرمایا کہ یہ سلسلہ بیعت محض تقویٰ شعار لوگوں کی جماعت کے جمع کرنے کیلئے ہے۔ یہ لوگ قوم کے ایسے ہمدرد ہوں کہ غریبوں کی پناہ ہو جائیں اور یتیموں کے لئے بطور باپوں کے بن جائیں اور (دینی) کاموں کے انجام دینے کی خاطر عاشق زار کی طرح فدا ہونے کو تیار ہوں۔ اس اشتہار میں آپ نے یہ ہدایت فرمائی کہ بیعت کرنے والے احباب 20 مارچ کے بعد لدھیانہ پہنچ جائیں۔ آپ نے حضرت مولانا نورالدین صاحب سے فرمایا کہ آپ 22 مارچ تک لدھیانہ پہنچ جائیں۔

حضرت اقدس کے اشتہار پر جموں، خوست، بھیرہ، سیالکوٹ، گورداسپور، گوجرانوالہ، جالندھر، پٹیالہ، مالیر کوٹلہ، انبالہ، کپورتھلہ، اور میرٹھ وغیرہ اضلاع سے متعدد مخلصین لدھیانہ پہنچ گئے۔ بیعت اولیٰ کا آغاز حضرت منشی عبداللہ سنوری کی روایات کے مطابق 20 رجب 1306ھ بمطابق 23 مارچ 1889ء کو حضرت صوفی احمد جان کے مکان واقع محلّہ جدید ہوا۔ وہیں بیعت کے تاریخی ریکارڈ کے لئے ایک رجسٹر تیار ہوا جس کی پیشانی پر لکھا گیا۔

''بیعت توبہ برائے حصول تقویٰ وطہارت''

رجسٹر میں ایک نقشہ تھا جس میں نام، ولدیت اور سکونت درج کی جاتی تھی۔

حضرت اقدس بیعت لینے کے لئے مکان کی ایک کچی کوٹھڑی میں بیٹھ گئے (جو کہ بعد میں دارالبیعت کے نام سے موسوم ہوئی) اور دروازہ پر حضرت حافظ حامد علی صاحب کو مقرر فرمایا اور انہیں ہدایت کی کہ جسے میں کہتا جاؤں اسے کمرہ میں بلاتے جاؤ۔ چنانچہ آپ نے سب سے پہلے حضرت مولانا نورالدین صاحب کو بلوایا۔ حضرت اقدس نے مولانا کا ہاتھ کلائی پر سے زور سے پکڑا اور بڑی لمبی بیعت لی۔ حضرت مولانا نورالدین کے بعد میر عباس علی صاحب، شیخ محمد حسین صاحب، مولوی عبداللہ سنوری صاحب، مولوی عبداللہ صاحب نے بیعت کی۔ ان کے بعد غالباً منشی اللہ بخش صاحب لدھیانہ کا نام لے کر بلایا اور پھر شیخ حامد علی صاحب سے کہہ دیا کہ خود ہی ایک ایک آدمی کو اندر بھیجتے جاؤ۔ اس کے بعد قاضی خواجہ علی صاحب، میر عنایت علی صاحب اور چوہدری رستم علی صاحب نے اور معاً بعد یا کچھ وقفہ کے بعد منشی اروڑا خاں صاحب نے بیعت کی۔ اس طرح پہلے دن باری باری 40 افراد نے بیعت کی۔ حضور تنہائی میں بیعت لیتے تھے اور کواڑ بھی قدرے بند ہوتے تھے بیعت کے وقت جسم پر ایک لرزہ اور رقت طاری ہو جاتی تھی اور بیعت کے بعد حضور بہت لمبی دعا فرمایا کرتے تھے۔

مردوں کی بیعت کے بعد حضرت اقدس گھر میں آئے تو بعض عورتوں نے بھی بیعت کی۔ سب سے پہلے حضرت مولانا نورالدین کی اہلیہ محترمہ حضرت صغریٰ بیگم صاحبہ نے بیعت کی۔ حضرت اماں جان ابتدا ہی سے حضرت اقدس کے تمام دعاوی پر ایمان رکھتی تھیں اور خود کو بیعت میں سمجھتی تھیں۔ بیعت کے بعد کھانا تیار ہوا وہیں دستر خوان بچھایا گیا اور سب دوستوں کو کھانا کھلایا گیا۔ میاں رحیم بخش صاحب حضور کے پہلو میں بیٹھے ہوئے تھے حضور اپنے برتن میں سے کھانا نکال کر ان کے برتن میں ڈالتے جاتے اور گاہے گاہے آپ بھی کوئی لقمہ تناول فرماتے تھے۔ کھانے کے بعد نماز ہوئی۔

حضرت اقدس لدھیانہ میں 18/اپریل 1889ء تک مقیم رہے۔ ابتدا محلّہ جدید میں پھر محلّہ اقبال گنج میں۔ تاہم بیعت کا سلسلہ بدستور جاری رہا۔ پہلے بیعت اکیلے اکیلے ہوتی تھی پھر خطوط کے ذریعہ سے پھر مجمع عام میں۔ حضور کا اکثر یہ دستور تھا کہ بیعت کے بعد بیعت کرنے والوں کو نصائح بھی فرمایا کرتے تھے۔

ان نصائح میں درج ذیل امور شامل ہوتے تھے۔

اس جماعت میں داخل ہو کر اوّل زندگی میں تغیّر کرنا چاہئے کہ خدا پر ایمان سچا ہو اور وہ ہر مصیبت میں کام آئے۔ پھر اس کے احکام کو نظر خفت سے نہ دیکھا جائے بلکہ ایک ایک حکم کی تعظیم کی جائے اور عملاً اس تعظیم کا ثبوت دیا جائے۔

ہمہ وجوہ اسباب پر سرنگوں ہونا اور اسی پر بھروسہ کرنا اور خدا پر توکل چھوڑ دینا یہ شرک ہے اور گویا خدا کی ہستی سے انکار۔ رعایت اسباب اس تک کرنی چاہئے کہ شرک لازم نہ آئے۔ ہمارا مذہب یہ ہے کہ ہم رعایت اسباب سے منع نہیں کرتے مگر اس پر بھروسہ کرنے سے منع کرتے ہیں۔ دست در کار دل با یار والی بات ہونی چاہئے۔

دیکھو تم لوگوں نے جو بیعت کی ہے اور اس وقت اقرار کیا ہے اس کا زبان سے کہہ دینا تو آسان ہے لیکن نبھانا مشکل ہے کیونکہ شیطان اسی کوشش میں لگا رہتا ہے کہ انسان کو دین سے لاپروا کر دے۔ دنیا اور اس کے فوائد کو تو وہ آسان دکھاتا ہے اور دین کو بہت دور۔ اس طرح دل سخت ہو جاتا ہے اور پچھلا حال پہلے سے بدتر ہو جاتا ہے۔ اگر خدا کو راضی کرنا ہے تو اس گناہ سے بچنے کے اقرار کو نبھانے کیلئے ہمت اور کوشش سے تیار رہو۔

فتنہ کی کوئی بات نہ کرو۔ شر نہ پھیلاؤ۔ گالی پر صبر کرو۔ کسی کا مقابلہ نہ کرو جو مقابلہ کرے اس سے بھی سلوک اور نیکی کے ساتھ پیش آؤ۔ شیریں بیانی کا عمدہ نمونہ دکھلاؤ۔ سچے دل سے ہر ایک حکم کی اطاعت کرو کہ خدا راضی ہو جائے اور دشمن بھی جان لے کہ اب بیعت کر کے یہ شخص وہ نہیں رہا جو پہلے تھا۔ مقدمات میں سچی گواہی دو۔ اس سلسلہ میں داخل ہونے والے کو چاہئے کہ پورے دل پوری ہمت اور ساری جان سے راستی کا پابند ہو جائے۔

بعض لوگ بیعت کرنے کے بعد حضرت مسیح موعود سے سوال کیا کرتے تھے کہ حضور کسی وظیفہ کا ارشاد فرمائیں اس کا جواب اکثر یہ دیا کرتے تھے کہ نماز سنوار کر پڑھا کریں اور نماز میں اپنی زبان میں دعا کیا کریں اور قرآن شریف بہت پڑھا کریں آپ وظائف کے متعلق اکثر فرمایا کرتے تھے کہ استغفار کیا کریں۔ سورۃ فاتحہ پڑھا کریں۔ درود شریف، لاحول اور سبحان اللہ پر مداومت کریں۔

(تاریخ احمدیت جلد اوّل صفحہ 335 تا 343)

سیال موبل آئل سنٹر اینڈ سپیئر پارٹس
ورکشاپ کی سہولت۔ گاڑی کرایہ پر لینے کی سہولت
نزد پھاٹک اقصیٰ روڈ ربوہ
عزیز اللہ سیال
047-6214971
0301-7967126

فاتح جیولرز
www.fatehjewellers.com
Email:fatehjeweller@gmail.com
ربوہ فون نمبر: 0476216109
موبائل 0333-6707165

قائم شدہ 1952ء
خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ
خالص سونے کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
SHARIF JEWELLERS
SINCE 1952
Aqsa Road Rabwah
0092476212515
15 London Rd, Morden Sm4 5Ht
00442036094712

فیصل آباد میں آپ کی اپنی دکان
عزیز کلاتھ و شال ہاؤس
لیڈیز و جینٹس سوٹنگ، شادی بیاہ کی فینسی و کامدار ورائٹی
پاکستان و امپورٹڈ شالیں، سکارف جرسی سویٹر، تولیہ
بنیان و جراب کی مکمل ورائٹی کا مرکز
کارنر بھوانہ بازار۔ چوک گھنٹہ گھر۔ فیصل آباد
041-2604424,0333-6593422
0300-9651583

معیاری اور عمدہ اشیاء صرف کے لئے تشریف لائیں۔
رؤف پنسار سٹور
تحصیل روڈ غلہ منڈی گوجرخان
فون آفس: 051-3512074

ہم پیامبر امن کے ہیں

منفرد ہے احمدیت، منفرد اس کا جہاں
ہم پیامبر امن کے ہیں ، ہم محبت کی اذاں

روپ کوئی بھی تعصب کا ہمیں بھاتا نہیں
احمدی کا بغض و نفرت سے کوئی ناطہ نہیں
بانٹتے ہیں پیار اپنے مردوزن پیروجواں
ہم پیامبر امن کے ہیں ، ہم محبت کی اذاں

نام پر مذہب کے ہم ہر جبر سے بیزار ہیں
ہم غلامِ مصطفیٰؐ، مہدی کے ہم انصار ہیں
انتہاؤں کو کبھی چھوتی نہیں اپنی زباں
ہم پیامبر امن کے ہیں، ہم محبت کی اذاں

ہم بغاوت کی ہر اک صورت سے کوسوں دور ہیں
اپنا نعرہ ہے اطاعت، خادمِ مسرور ہیں
آئے عرشی زندگی کر لے ہمارا امتحاں
ہم پیامبر امن کے ہیں ، ہم محبت کی اذاں

گالیوں کا بھی دیا ہم نے دعاؤں سے جواب
ہم نے پڑھا ہی نہیں ہے تنگ نظری کا نصاب
وسعت و گہرائی میں ہم مثلِ بحرِ بے کراں
ہم پیامبر امن کے ہیں، ہم محبت کی اذاں

تم ہمیں بھڑکا نہ پاؤ گے کسی بھی چال سے
صبر کرتے آرہے ہیں ہم سوا سو سال سے
ہے جنم بھومی ہماری قادیاں دارالاماں
ہم پیامبر امن کے ہیں ، ہم محبت کی اذاں

رنگ و نسل و قومیت ، بے شک ہے جائے احترام
طے کئے ہیں ہم نے راہِ عشق میں یہ سب مقام
عہدِ بیعت ایک ہے گو مختلف ہیں بولیاں
ہم پیامبر امن کے ہیں ، ہم محبت کی اذاں

رحمۃ للعالمیں کے عشق میں سرشار ہیں
راہ میں مولا کی جاں دینے کو ہم تیار ہیں
ان گنت قربانیوں سے ہے سجی یہ داستاں
ہم پیامبر امن کے ہیں ، ہم محبت کی اذاں

قتل شیوہ ان کا ہے وارث ہیں جو قابیل کے
صبر سے دیتے ہیں جاں بیٹے ہیں ہم ہابیل کے
عجز سے رہتے ہیں ہم متکبروں کے درمیاں
ہم پیامبر امن کے ہیں ، ہم محبت کی اذاں

ا۔ع۔ملک

نورتن جیولرز ربوہ
فون گھر 6214214
047-6211971 دکان 6216216

Deals in HRC,CRC,EG,P&O,
Sheets &Coil
JK STEEL
Lahore

عمر اسٹیٹ اینڈ بلڈرز
لاہور میں جائیداد کی خرید و فروخت کا با اعتماد ادارہ
278-H2 مین بلیوارڈ جوہر ٹاؤن لاہور
چیف ایگزیکٹو: چوہدری اکبر علی
0300-9488447
042-35301547,35301548
042-35301549,35301550
E_mail:umerestate786@hotmail.com

داؤد آٹوز
DASCO Best Quality PARTS
ڈیلر: سوزوکی، پک اپ ویٹن، آلٹو، F.X، جیپ کلٹس
خیبر، جاپان، جینئن جاپان چائنہ اینڈ لوکل سپیئر پارٹس
طالب دعا۔ داؤد احمد، محمد عباس احمد
محمود احمد، ناصر الیاس
بادامی باغ لاہور 13-KA آٹو سنٹر
فون شوروم: 042-37700448
042-37725205

کراچی اور سنگاپور کے K-21 اور K-22 کے فینسی زیورات کا مرکز
العمران جیولرز
الطاف مارکیٹ بازار
کاٹھیاں والا سیالکوٹ

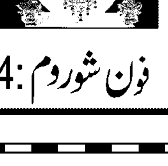
طالب دعا:۔ عمران مقصود
فون شوروم: 052-4594674 موبائل: 0321-6141146

مجھ کو خود اس نے دیا ہے چشمۂ توحید پاک   تا لگا دے از سرِ نو باغ دیں میں لالہ زار

اگر تم صدق اور ایمان پر قائم رہو گے تو فرشتے تمہیں تعلیم دیں گے اور آسمانی سکینت تم پر اترے گی۔

(تذکرۃ الشہادتین۔ روحانی خزائن جلد20 ص68)

دسویں شرط بیعت: یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھ کر اس پر تا وقت مرگ قائم رہے گا اور اس عقد اخوت میں ایسا اعلیٰ درجہ کا ہو گا کہ اس کی نظیر دنیوی رشتوں اور تعلقوں اور تمام خادمانہ حالتوں میں نہ پائی جاتی ہو۔ (ازالہ اوہام۔ روحانی خزائن جلد3 ص564)

محترم مولانا مبشر احمد کاہلوں صاحب

تقریر جلسہ سالانہ برطانیہ 2014ء

تعلق باللہ کے ایمان افروز واقعات

حضرت مسیح موعود کے متبعین میں خدا نمائی کے نظارے

حضرت حافظ روشن علی صاحب حضرت خلیفۃ المسیح الاول کے پاس پڑھا کرتے تھے۔ایک دن انہوں نے ابھی کھانا نہیں کھایا تھا کہ پڑھائی کا سلسلہ شروع ہوگیا۔انہیں بھوک کے سبب بڑی نقاہت تھی۔وہ شرم کے مارے کہہ بھی نہ سکے کہ میں نے ابھی کھانا کھانا ہے مگر اللہ تعالیٰ جو رازق اور کُنْ فَیَکُوْن کا مالک ہے اُس نے اسی پڑھائی کے دوران حضرت حافظ صاحب پر کشفی حالت طاری کی اور کشف میں خدا تعالیٰ نے انہیں گھی میں تلے ہوئے پراٹھے اور بھنا ہوا گوشت مہیا کردیا جسے آپ کھاتے رہے۔اور خدا کی قدرت حضرت خلیفۃ المسیح الاول کو بھی خدا تعالیٰ نے اطلاع دے دی کہ آپ تو پڑھا رہے ہیں اور آپ کا شاگرد کشفی طور پر مزے مزے کے کھانے بھی کھا رہا ہے۔حضرت صاحب بارہا پڑھائی کے دوران حافظ صاحب کی طرف نظر اٹھا کر دیکھتے اور پھر پڑھانے میں مشغول ہوجاتے۔جب وہ کھانے سے فارغ ہوچکے کشفی حالت ختم ہوگئی تو حضور فرمانے لگے۔''حافظ صاحب! کَلّے اِی کَلّے''۔(یعنی حافظ صاحب اکیلے ہی اکیلے)

کیا محبت کا انداز تھا۔استاد بھی شاگرد کی حقیقت سے باخبر اور شاگرد کو بھی پتا لگ گیا کہ خدا تعالیٰ نے جو میرے ساتھ سلوک کیا میرے استاد کو بھی خدا نے اس سے آگاہی دے دی۔

❁......حضرت مولوی غلام رسول صاحب راجیکی بیان کرتے ہیں کہ مَیں اور میرا ایک ساتھی ہم لاہور سے پیدل چل پڑے۔گجرات اپنے گاؤں میں جانا تھا۔رات کے دس بجے کے قریب ہم کامونکی پہنچے۔ایک ویران مسجد میں ڈیرہ لگایا۔میرے ساتھی کو بخار ہوگیا۔میں نے اسے مسجد میں لٹایا اور کھانے کا انتظام کرنے کے لئے بازار میں چلا گیا مگر سارے بازار کے چکر لگائے کوئی دکان کھلی نہیں تھی۔ناکام واپس آیا۔جب مسجد میں آیا تو میرے عزیز کا بخار مزید شدت اختیار کر چکا تھا۔مجھے بڑی فکر دامنگیر ہوئی کہ اگر پردیس میں وفات کا حادثہ ہوگیا تو کیا کروں گا۔اس احساس کے پیش نظر میں خدا کے حضور گریہ وزاری میں مصروف ہو گیا۔تھوڑی دیر کے بعد میں کسی کام کے لئے دروازہ کھول کر مسجد سے باہر نکلا تو باہر ایک آدمی کھڑا تھا۔اس کے ہاتھ میں کھانے کا ٹرے، گرم گرم روٹیاں، حلوہ اور گوشت کا سالن۔میں نے پوچھا کہ آپ نے کس سے ملنا ہے۔وہ بولا میں آپ کے لئے کھانا لے کر آیا ہوں۔میں نے کہا برتن کس کو دوں۔کہنے لگا برتن یہیں پر رکھ دینا۔حضرت مولوی صاحب فرماتے ہیں۔رات کے دو بجے کس کو خبر کہ یہاں کون ٹھہرا ہوا ہے؟ اس مسجد میں اس مسجد کی ویرانی بتا رہی تھی کہ یہاں پر کبھی کوئی نماز پڑھنے بھی نہیں آیا۔کھانا کھایا برتن کنڈی پہ لٹکا دیئے۔کنڈی لگادی۔صبح جب اٹھے نماز کے لئے، کنڈی بھی لگی ہوئی تھی مگر برتن غائب تھے۔

❁......دوالمیال ضلع چکوال میں ایک صاحب مکرم رسالدار احمد خان صاحب نے خلافت اولیٰ کے زمانے میں بیعت کی۔فوج میں ملازمت کرتے تھے۔ڈیرہ اسماعیل خان کی چھاؤنی میں ان کی ڈیوٹی تھی۔وہ بیمار ہوگئے۔ہسپتال میں داخل ہوئے۔ہسپتال کا پرہیزی کا کھانا کھا کھا کر اُکتا گئے۔کہتے ہیں ایک دن دل میں یہ تمنا مچلی کہ اگر چاول ہوں اور ساتھ یخنی ہو تو مزہ آجائے۔کہتے ہیں ابھی اسی خیال میں تھا کہ آواز آئی چاول کھالو۔اور اس کے ساتھ ہی میں نے دیکھا کہ میرے پہلو میں چاولوں کی پلیٹ اور ایک برتن میں یخنی پڑی ہے۔کہتے ہیں میں نے چاول کھالئے یخنی بھی پی لی۔برتن وہیں پہ رکھ دیئے۔ایک مہینہ ہسپتال میں داخل رہے۔برتن لینے کوئی نہیں آیا۔وہ ان برتنوں کو اپنے گھر لے گئے۔وفات تک وہ برتن خدا کی قدرت کی یاد تازہ کرنے کے لئے ان کے گھر میں پڑے رہے۔

❁......کھرپڑ ضلع قصور میں حضرت مولوی محمد اسحاق صاحب رہتے تھے۔تنگدستی کی کیفیت تھی۔ایک دن ایک بیٹی ملنے آگئی۔چند دن کے بعد دوسری بیٹی ملنے آگئی۔چند دن کے بعد تیسری بیٹی ملنے آگئی۔دو چار دن گزرے تینوں بیٹیوں کے خاوند اپنی اپنی بیویوں کو لینے کے لئے ایک ہی دن آگئے۔رات کو مہمانوں نے کھانا کھایا۔گھر کے افراد تو سو گئے مگر مولوی صاحب کو نیند نہیں آرہی تھی۔انہیں یہ بے چینی کھائے جارہی تھی میری جیب خالی ہے۔صبح تینوں بیٹیوں نے اپنے اپنے خاوندوں کے ساتھ اپنے سسرال کو روانہ ہونا ہے۔میں کیا دے کے انہیں گھر سے روانہ کروں گا۔اسی پریشانی کے عالم میں وضو کیا۔اندر کوٹھڑی میں چلے گئے۔اللہ کی بارگاہ میں جھک گئے۔دعاؤں میں مگن ہو گئے۔جب انہیں گریہ وزاری کرتے ہوئے یہ اطمینان نصیب ہوگیا کہ میری دعا بارگاہ الوہیت میں شرف قبول پاگئی ہے۔اٹھے جائے نماز اٹھایا۔جائے نماز کے نیچے دس دس روپے کے تین نئے نوٹ پڑے تھے۔ان کو پکڑا، لپیٹا، جیب میں ڈالا اور جاکے سوگئے۔

دوستو! اس کوٹھڑی میں کیا اس جائے نماز کے نیچے نوٹ بنانے کی مشین لگی ہوئی تھی؟ نہیں۔وہاں کوئی مشین نہیں تھی مگر کُنْ فَیَکُوْن کا مالک خدا، اُس کی اس انسان کے ساتھ دوستی تھی۔

❁......چک 91\10R ضلع خانیوال میں صوفی عبداللہ صاحب رہا کرتے تھے۔زمیندارہ ان کا پیشہ تھا۔ایک سال ان کی گندم کی فصل تھوڑی ہوئی۔کھلیان میں گندم تولی گئی تو دیکھا کہ گندم تو تھوڑی ہے۔میرے گھر کی ضروریات کو مکتفی نہیں ہوسکتی۔انہوں نے ساری کی ساری گندم گھر لے جانے کی بجائے وہیں کھلیان میں بیٹھے بیٹھے مستحقین میں تقسیم کردی۔گھر آگئے۔بیگم نے پوچھا گندم نہیں لائے۔تو جواب دیا کہ گندم تو تھوڑی ہوئی تھی وہ گھر کی ضروریات کو پورا نہیں کرسکتی تھی تو میں نے کہا اسے گھر لے جانے کا فائدہ کیا؟ میں نے وہیں پہ راہ خدا میں لٹا دی۔دو تین دن گزرے۔ایک شخص دس پندرہ گدھوں پہ گندم کی بوریاں لادے آیا اور کہنے لگا صوفی صاحب آپ نے گندم لینی ہے۔انہوں نے کہا کہ ہاں۔میری حویلی میں انہیں اتار دو۔وہ تو گدھے لے کر ان کی حویلی میں گندم کی بوریاں اتارنے لگ پڑا اور وہ گندم کے پیسے لینے کے لئے اپنے گھر چلے گئے۔جب پیسے لے کر گھر سے واپس آئے۔نہ گدھے تھے نہ گدھوں والا۔اس سے پوچھ، اُس سے پوچھ، بھئی گدھوں والا کہاں گیا۔کوئی مانا ہی نہیں کہ ہم نے کوئی گدھے والا آتا دیکھا یا جاتا دیکھا۔

حضرت مفتی محمد صادق صاحب کو انگلستان میں دعوت الی اللہ کے لئے بھیجا گیا۔سمندر میں طوفان آ گیا۔بحری جہاز ہچکولے کھانے لگا۔اس کے سبب انہیں قے کی اور متلی کی شدید تکلیف ہوئی۔وہ کمرے سے باہر نکلے۔جہاز کے عرشے پہ آئے اور سمندر کو مخاطب ہو کے فرمانے لگے۔اے سمندر! تجھے خبر نہیں کہ اس جہاز میں کون سوار ہے۔اس جہاز میں مسیح موعود کا حواری سوار ہے جو دعوت الی اللہ کے لئے سفر پہ لگا ہوا ہے۔تھم جا۔پُرسکون ہو جا۔تُو طوفان برپا کر کے مجھے تکلیف دے رہا ہے۔ان کا یہ کہنا تھا کہ خدا تعالیٰ نے فوراً سمندر کو حکم دیا۔سمندر کا طوفان تھم گیا اور مفتی صاحب بیان کرتے ہیں کہ بحری جہاز یوں چل رہا تھا جیسے ہم خشکی پہ ہوں۔

حضرت مفتی صاحب ہندوستان سے انگلستان آرہے تھے۔بحیرہ روم میں بحری جہاز پہنچا تو جہاز کے کپتان نے تمام مسافر جمع کئے اور ان کے سامنے تقریر کی کہ دیکھو عالمی جنگ جاری ہے۔آگے سمندر جرمن آبدوزوں سے بھرا پڑا ہے۔اس لئے اگر کسی جرمن آبدوز نے ہمارے جہاز پہ حملہ کردیا اور جہاز کے ڈوبنے کا خطرہ پیدا ہوا تو ایک سیٹی بجائی جائے گی۔اس نے سارے مسافروں کو سیٹی بجا کر سنائی اور کہا کہ اس سیٹی کے بجنے کا ترجمہ یہ ہوگا کہ بحری جہاز پر آبدوز نے حملہ کردیا ہے اور جہاز ڈوب رہا ہے۔اس لئے یہ کناروں کے ساتھ کشتیاں لگی ہوئی ہیں۔ایک ایک کشتی پکڑ نا اس میں سوار ہوجانا۔پھر آپ جانیں اور آپ کا مقدر۔یہ کشتی آپ کو جہاں لے جائے وہ آپ کا مقدر۔جہاز کے کپتان کی حیثیت سے مَیں اس سے زیادہ کچھ نہیں کرسکتا۔تمام مسافر سراسیمہ ہوئے۔سب کو موت اپنے سامنے رقص کرتی دکھائی دے رہی تھی۔مفتی صاحب بھی یہ اعلان سن کر اپنے کیبن میں چلے گئے۔اللہ کی بارگاہ میں دعاؤں میں لگ گئے۔دعاؤں کے دوران غنودگی کی کیفیت طاری ہوئی۔فرشتے نے مخاطب کر کے کہا۔''صادق! یقین کرو یہ جہاز صحیح سلامت پہنچے گا''۔

❁......حضرت مولوی نذیر احمد صاحب مبشر گھانا میں مربی تھے۔ایک علاقے سے اطلاع آئی کہ غیر احمدیوں نے علاقے میں جلوس نکالے ہیں اور نظم کی صورت میں گانے گاتے پھر رہے ہیں کہ مہدی نہیں آیا۔کیوں؟ زلزلہ نہیں آیا۔اگر مہدی آ چکا ہوتا تو زلزلہ بھی آچکا ہوتا۔جب یہ اطلاع پہنچی۔حضرت مولوی صاحب دعاؤں میں لگ گئے کہ اے خدا! تو نے مسیح پاک کی سچائی کا اظہار کرنے کے لئے جگہ جگہ زلزلے برپا کئے۔اب گھانا میں زلزلہ دکھا۔ایک ہفتہ دعاؤں میں بسر کیا۔خدا کی طرف سے بشارت مل گئی کہ اب یہاں زلزلہ آئے گا۔اس کے مطابق انہوں نے اس علاقے میں جماعتوں کو اطلاع کردی کہ فلاں فلاں جگہ پر فلاں فلاں تاریخ کو جلسہ ہوگا۔تین جلسوں کا پروگرام بنایا گیا۔پہلا جلسہ ہوا۔وہاں مسیح موعود کی سچائی کے دلائل، زلازل کی پیشگوئیاں بیان کی گئیں اور سب کو بتایا گیا کہ اب گھانا میں زلزلہ آئے گا۔اب گھانا کے ملک کی باری ہے۔چند دن کے بعد دوسرا جلسہ تھا۔اس جلسے میں بھی یہی مضمون سنایا گیا کہ اس اس طرح مسیح پاک کی سچائی کے اظہار کی خاطر دنیا کے مختلف علاقوں میں زلازل آئے۔اب گھانا کی باری ہے۔دوسرا جلسہ ہو چکا۔ابھی تیسرا جلسہ نہیں ہوا تھا کہ پورا گھانا زلزلے کی شدت سے لرز اٹھا اور اس علاقے کے افراد جو پہلے دو جلسوں میں یہ پیشگوئیاں سن چکے تھے اور یہ اعلان بھی سن چکے تھے کہ اب گھانا کی باری ہے۔اب یہاں پہ زلزلہ آئے گا۔وہ بھاگ کر احمدیہ بیوت الذکر میں پناہ لینے کے لئے جا پہنچے۔اس زلزلے کا نشان دیکھ کر 180 افراد نے بیعت کی۔

❁......حضرت مولوی رحمت علی صاحب انڈونیشیا میں مربی تھے۔ایک احمدی کی دکان پر تشریف فرما تھے کہ ہالینڈ کا ایک بشپ پادری تبلیغ کرتا ادھر آ نکلا۔عیسائیت اور دین حق کی سچائی پر بحث شروع ہوگئی۔مباحثہ سننے کے لئے ایک مجمع اکٹھا ہوگیا۔بحث کے دوران بارش برسنی شروع ہو گئی۔وہ علاقہ ایسا ہے کہ اگر بارش برسنی شروع ہو جائے تو کئی کئی گھنٹے تک مسلسل برسات برستی چلی جاتی ہے۔پادری نے اپنی شرمندگی کو چھپانے کے

لئے بڑے للکار کر کہا کہ مولوی صاحب اگر آپ کا دین سچا ہے۔ اگر دین حق کا خدا سچا ہے تو اپنے خدا سے کہیں کہ بارش رُک جائے۔ یہ مطالبہ کیوں کیا؟ کہ علاقے کے حالات کے مطابق جب بارش کا آغاز ہوگا تو کئی گھنٹے مسلسل برسے گی۔ اس سے پہلے بارش رک نہیں سکتی۔ حضرت مولوی صاحب نے اس کی یہ للکار سن کر اللہ کی نصرت پہ یقین سے بھر کر بارش کو مخاطب کر کے فرمایا کہ اے بارش! احمدیت کی سچائی کے اظہار کی خاطر، احمدیت کے خدا کی سچائی کے اظہار کی خاطر تھم جا۔ بارش تھم گئی۔ لوگ حیران پریشان کہ یہ منظر تو ہم نے زندگی میں کبھی دیکھا نہیں ہے۔

❁...... 1924ء میں یو۔ پی انڈیا کے علاقے میں آریہ سماج نے مسلمان راجپوتوں میں شدھی کی تحریک کا طوفان برپا کر دیا۔ انہیں کہا یہ جاتا تھا کہ دیکھو یہاں پر مسلمانوں کی بادشاہی تھی۔ انہوں نے تمہارے آباؤ اجداد کو زبردستی اسلام میں داخل کر دیا۔ اب مسلمانوں کی بادشاہی کا سورج غروب ہو چکا۔ اب تو انگریز یہاں پہ حکمران ہے۔ اس لئے اگر تمہارے آباؤ اجداد نے مجبوری کے نتیجہ میں مسلمان بادشاہوں کے دباؤ میں آ کر اسلام قبول کیا تھا تو اب وہ دباؤ کی کیفیت نہیں ہے۔ اب آزادی ہے۔ آؤ اور اسلام کو چھوڑ دو۔ آریہ سماج کے خیال میں یہ دلیل بڑی ہی کارگر تھی۔ اخباروں میں اس بات کا چرچا ہوا۔ حضرت مصلح موعود کو خبر ہوئی۔ حضور نے فوراً جماعت کے سامنے تحریک کر دی کہ دوست تین تین مہینے کے لئے وقف کر کے اس علاقے میں جائیں اور شدھی کی تحریک کا مقابلہ کیا جائے۔ ایک ہندو نوجوان مہاشہ یوگندر پال صاحب چند ماہ پہلے احمدی ہوئے تھے۔ ان کا نیا نام مہاشہ محمد عمر صاحب رکھا گیا۔ وہ بیان کرتے ہیں کہ مَیں بھی ایک وفد کا ممبر بنا۔ ہمیں ایک گاؤں کے بارے میں پتا چلا۔ ہم وہاں پہ پہنچے مگر ہمارے وفد کے اس گاؤں میں پہنچنے سے پہلے پہلے سارا گاؤں مرتد ہو کر ہندو ہو چکا تھا۔ اور آریہ سماج کے دباؤ میں آ کر گاؤں والوں نے ہمیں کہا کہ تم ہمارے گاؤں میں رات بسر نہیں کر سکتے۔ فوری طور پہ ہمارے گاؤں سے باہر نکل جاؤ۔ اگر نہ نکلے تو ہم زبردستی تمہیں نکال دیں گے۔ ناچار اس وفد کو رات کے گیارہ بجے گاؤں سے باہر نکلنا پڑا۔ اندھیری رات، گنگا کے کنارے کنارے سفر تھا۔ مہاشہ صاحب بیان کرتے ہیں کہ وہ جگہ ایسی خطرناک تھی۔ ایک برساتی نالہ پہاڑوں سے شور مچاتا ہوا گنگا میں داخل ہو رہا تھا۔ اتنا خطرناک رستہ تھا اور اندھیری رات کہ ہمارے وفد کے ایک ممبر چند قدم آگے جاتے تھے اور پھر ہمیں آواز دیتے کہ یہاں تک آ جاؤ رستہ ٹھیک ہے۔ یہ تدبیر کیوں اختیار کی گئی کہ اگر ڈوبے تو ایک ڈوبے سارا وفد تو نہ ڈوبے۔ ایک مقام ایسا آیا کہ ساری تدبیریں فیل ہو گئیں۔ وفد کے ارکان حیران پریشان کھڑے تھے کہ اب کیا کیا جائے کیونکہ رستہ اتنا خطرناک، اندھیری رات کہ خطرہ تھا کہ وفد کا کوئی ممبر یا گنگا میں جا پڑے گا یا برساتی نالے کی نذر ہو جائے گا۔ فرماتے ہیں ابھی ہم حیران کھڑے تھے کہ کیا کریں۔ ہم نے دیکھا۔ گنگا کے پانی پہ ایک چھوٹی سی گیند کے برابر روشنی کا گولہ نمودار ہوا اور پھر اس روشنی کے گولے نے بڑھنا شروع کر دیا، پھیلنا شروع کر دیا۔ مہاشہ صاحب بیان کرتے ہیں مَیں تو نیا نیا ہندوؤں سے آیا تھا۔ مَیں نے چیخ ماری کہ چڑیل آ گئی۔ وہ روشنی کا گولہ ایک اونچے بلند مینار کے برابر ہو گیا۔ اندھیری رات میں اتنی روشنی تھی کہ اس میں ہمیں سارا جنگل ہر چیز صاف دکھائی دے رہی تھی اور اس روشنی کے مینار کی رہنمائی میں ہم دریا کے کنارے کنارے چلتے رہے۔ جب وہ خطرناک علاقہ ہم نے عبور کر لیا تو روشنی کا مینار غائب ہو گیا۔

❁...... ایک رفیق حضرت مسیح موعود تھے حضرت مولوی محبوب عالم صاحب۔ گجرات پنجاب کے رہنے والے تھے لیکن کشمیر میں جا کر آباد ہوئے۔ جب بیعت کی تو اشاعت احمدیت کا جنون دماغ میں سما گیا۔ دن رات دعوت الی اللہ میں مصروف رہا کرتے تھے۔ کشمیر کے جنگلوں میں سے گزرنا پڑتا تھا۔ جنگلی درندے وہاں پر ہوتے تھے۔ انہوں نے دعا کی کہ اے اللہ! دعوت الی اللہ کا کام تو میں چھوڑ نہیں سکتا میری حفاظت کا سامان فرما۔

اللہ تعالیٰ نے ان کی حفاظت کے لئے ایک شیر کی ڈیوٹی مقرر کر دی۔ وہ پتا کیسے چلا۔ ان کا ایک شاگرد کہنے لگا کہ مولوی صاحب! آج مَیں آپ کے ساتھ دعوت الی اللہ کے سفر پہ جاؤں گا۔ انہوں نے کہا ٹھیک ہے۔ گئے، رستے میں شیر آ گیا۔ اب شیر کو دیکھ کے نوجوان نے چیخ ماری۔ مولوی صاحب نے کہا ڈرو نہیں، یہ شیر میری حفاظت کے لئے آیا ہے۔ اتنے برس گزر گئے۔ جب بھی میں اس دعوت الی اللہ کے سفر کے دوران جنگل میں آتا ہوں یہ شیر فوراً میرے ساتھ چل پڑتا ہے۔ کبھی میرے آگے، کبھی میرے پیچھے، کبھی میرے دائیں، کبھی میرے بائیں اور جب جنگل ختم ہوتا ہے اور مَیں بستی میں داخل ہوتا ہوں تو یہ فوراً جنگل میں داخل ہو جاتا ہے۔ یہ تمہیں کچھ نہیں کہے گا یہ تو میری حفاظت کے لئے آیا ہے۔

❁...... حضرت قاضی محمد یوسف صاحب صوبہ خیبر پختونخوا کے امیر تھے۔ پشاور کے قصہ خوانی بازار میں چلے جا رہے تھے۔ ایک احراری نے بالکل سامنے کھڑے ہو کر ان پر پستول کا فائر کرنا چاہا۔ گولی پھنس گئی۔ پستول چلا ہی نہیں۔

❁...... حضرت مولوی ابوالعطاء صاحب بیان کرتے ہیں۔ مَیں فلسطین میں مربی تھا۔ ایک رات مباحثے کے بعد میں واپس جا رہا تھا۔ جنگل میں سے گزر رہا تھا مجھے جھاڑیوں میں کوئی سرسراہٹ سی محسوس ہوئی۔ میں نے سمجھا کوئی گیدڑ کوئی خرگوش وغیرہ ہوگا۔ میں چلتا گیا۔ تھوڑی دیر کے بعد پیچھے ایک فائر کی آواز آئی۔ مجھے کچھ سمجھ نہ آئی کہ کس بات کی ہے۔ اگلے دن پتا لگا کہ مخالفین نے آپ کو شہید کرنے کے لئے وہاں پگڈنڈی کے دونوں طرف آدمی بٹھا رکھے تھے کہ جب آپ یہاں سے گزریں تو آپ کو برسٹ مار کر شہید کر دیا جائے۔ مگر جب آپ وہاں پہ آئے۔ انہوں نے فائر کرنے کی کوشش کی۔ بندوقیں چلی ہی نہیں۔ آپ وہاں سے گزر گئے۔ انہوں نے پھر بندوقوں کو چلانے کی کوشش کی تو بندوقیں چل پڑیں وہ فائر کی یہ آواز تھی۔

❁...... حضرت مولوی رحمت علی صاحب جن کا میں نے ذکر کیا انڈونیشیا میں مربی تھے۔ وہ پاڈان کے قصبے میں محلّہ یاسر مسکین میں رہتے تھے۔ مکانوں کو آگ لگ گئی۔ لکڑی کے مکانات تھے۔ وہ آگ بڑی شدت کے ساتھ مکانوں کو جلاتی چلی آ رہی تھی اور اس مکان کی طرف بڑھ رہی تھی جس طرف حضرت مولوی صاحب کی رہائش تھی۔ محلے کے احمدی اور غیر احمدی آپ کے پاس آئے کہ مولوی صاحب بڑی شدت سے آگ بڑھتی چلی آ رہی ہے اور ہر چیز کو خاکستر کرتی چلی آ رہی ہے۔ آپ سامان سمیت باہر آ جائیں۔ مولوی صاحب نے جواب دیا۔ نہیں۔ یہ آگ مجھے کچھ نہیں کہے گی اور دعاؤں میں مشغول ہو گئے۔ جب لوگ بار بار اصرار کرتے۔ مولوی صاحب فرماتے دیکھو مسیح موعود کو الہام ہوا آگ ہماری غلام بلکہ غلاموں کی غلام ہے۔ یہ تو میری غلامی کرے گی۔ آگ اتنی قریب آ گئی۔ ساتھ والا مکان جل گیا۔ آپ کے مکان کا لکڑی کا چھجہ کالا ہو گیا۔ فوراً بادل آیا۔ موسلا دھار بارش برسنی شروع ہو گئی۔ آپ کا مکان محفوظ ہو گیا۔ عرصہ دراز تک احباب جماعت اس مکان کا سیاہ چھجہ دیکھ دیکھ کر اس نشان کی یاد تازہ کیا کرتے تھے۔

❁...... حضرت مولوی محمد صادق صاحب سماٹری جو بعد میں انڈونیشیا کے مربی تھے۔ دوسری عالمی جنگ جاری تھی۔ پورے انڈونیشیا پر جاپان کا قبضہ ہو چکا تھا۔ ایک شخص نے آ کر مولوی صاحب کو خبر دی کہ مولوی صاحب جاپانی حکومت نے آپ کے قتل کا فیصلہ کر لیا ہے اور مخبر نے یہ بھی اطلاع دی کہ آپ کے خلاف الزام یہ ہے کہ تمام علماء نے یہ فتویٰ دیا ہے کہ جاپان کی انگریزوں کے خلاف جنگ جہاد فی سبیل اللہ ہے۔ مگر آپ نے اس کے جہاد فی سبیل اللہ ہونے کا فتویٰ نہیں دیا۔ اس بنا پہ جاپانی حکومت آپ کو قتل کرنا چاہتی ہے۔ وہ زمانہ ایسا تھا۔ ایک فاتح قوم ہو۔ جنگ کا زمانہ ہو۔ پھر کوئی تحقیق اور تفتیش نہیں ہوا کرتی۔ بڑی سخت پریشانی ہوئی۔ مولوی صاحب بھی دعاؤں میں لگ گئے۔ احباب جماعت بھی دعاؤں میں لگ گئے۔ مولوی صاحب کو دعاؤں کے بعد آواز آئی۔ دانیال نبی کی کتاب کا پانچواں باب پڑھو۔ اٹھے، لیمپ جلایا۔ بائبل نکالی۔ دانیال نبی کی کتاب کا پانچواں باب کھولا۔ اس میں لکھا تھا کہ ایک بادشاہ تھا۔ اس کو خواب آئی۔ جو وہاں پہ تحریر تھی۔ وہ اس نے اپنے دانشوروں کو علماء کو بلا کر دکھائی کہ بھئی اس کو پڑھو کیا مطلب ہے؟ کسی کو سمجھ نہیں آئی۔ آخر حضرت دانیال علیہ السلام کو بلایا گیا کہ بھئی یہ تحریر پڑھ کے بتاؤ مطلب کیا ہے۔ انہوں نے اسے پڑھا اور تعبیر یہ بتائی کہ اس کا مطلب یہ ہے کہ خدا تعالیٰ نے آپ کی حکومت کو تولا مگر وہ کم نکلی۔ حکومت ٹکڑے ٹکڑے کی جائے گی۔ آپ بھی ٹکڑے ٹکڑے کئے جائیں گے۔ جس دن انہوں نے یہ خواب کی تعبیر بتائی۔ اسی دن وہ بادشاہ قتل ہو گیا اور دارا نے اس حکومت پر قبضہ کر لیا۔ اس خواب سے صاف نظر آ رہا تھا کہ یہ حکومت ٹکڑے ٹکڑے کر دی جائے گی اور اس کا انجام بھی وہی ہوگا جو بادشاہ کی حکومت کا ہوا تھا۔ یہ 1945ء کے اپریل کے آخر یا مئی کے شروع کی خواب ہے۔ دو تین مہینے کے بعد امریکہ نے جاپان کے شہروں پر ایٹم بم برسائے۔ جاپانی حکومت نے ہتھیار ڈال دیئے۔ اس کے بعد حکومت کے کاغذات میں سے ایک کاغذ نکلا جس میں پینسٹھ افراد کی فہرست درج تھی کہ ان کو اگست کی فلاں تاریخ کو قتل کیا جائے گا۔ اس میں پہلے نمبر پر حضرت مولوی صاحب کا نام تھا۔ وہ حکومت جو آپ کو قتل کرنا چاہتی تھی جس تاریخ کو اس نے قتل کرنا تھا صرف دس دن پہلے اس حکومت کا ہی خاتمہ ہو گیا۔

یہاں مجھے ایک واقعہ یاد آیا۔ ایک ولی اللہ تھے۔ بازار میں جا رہے تھے۔ تازہ تازہ بارش ہوئی تھی۔ سڑک کیچڑ سے بھری ہوئی تھی۔ سڑک کے کنارے ایک جوڑا بیٹھا تھا۔ آپس میں محو گفتگو تھے۔ ان کے چلنے کے نتیجے میں کیچڑ سے ایک چھینٹا اڑا اور اس عورت کے چہرے پہ جا پڑا۔ عاشق کو بڑا غصہ آیا۔ وہ فوراً طیش میں اٹھا اور اس کو تھپڑ مار دیا۔ بیچارے تھپڑ کھا کر چل پڑے۔ تھوڑی دیر گزری ایک آدمی اس ولی اللہ کو ملا اور کہنے لگا مبارک ہو۔ فرمایا کس بات کی؟ اس نے کہا وہ جس نے آپ کو تھپڑ مارا تھا وہ جب خود اٹھ کے چلنے لگا۔ اس کا اپنا پاؤں پھسلا، گردن کے بل نیچے گرا، گردن کا منکا ٹوٹ گیا اور مر گیا۔ آپ نے فرمایا: بھائی اس میں میرا کمال نہیں ہے۔ دو یاروں کی لڑائی تھی۔ اس عورت کے یار کو غصہ آیا اُس نے مجھے مارا۔ جب میرے یار کو غصہ آیا اُس نے اسے مارا۔

کچھ ایسی ہی کیفیت حضرت مولانا سماٹری صاحب کے واقعہ میں دکھائی دیتی ہے۔ کیا پیاری بات حضرت مسیح موعود نے فرمائی ہے۔ حضور فرماتے ہیں۔

کہتا ہے یہ تو بندۂ عالی جناب ہے
مجھ سے لڑو اگر تمہیں لڑنے کی تاب ہے

حضرت مسیح موعود اپنی جماعت کے افراد کو مخاطب کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

’اگر تم خدا کے ہو جاؤ گے تو یقیناً سمجھو کہ خدا تمہارا ہی ہے۔ تم سوئے ہوئے ہو گے اور خدا تعالیٰ تمہارے لئے جاگے گا۔ تم دشمن سے غافل ہو گے اور خدا اسے دیکھے گا اور اس کے منصوبے کو توڑے

باقی صفحہ 4 پر

شام کے ابدال اور عرب میں خدا کے بندے تیرے لئے دعا کرتے ہیں

چند عرب احمدی رفقاء مسیح موعود اور دیگر بزرگان

مکرم محمد طاہر ندیم صاحب

......6/اپریل 1885ء کو حضرت مسیح موعود نے اپنے ایک مکتوب میں اپنا مندرجہ ذیل الہام تحریر فرمایا:

يَدْعُونَ لَكَ أَبْدَالُ الشَّامِ وَعِبادُ اللّٰهِ مِنَ الْعَرَبِ ۔یعنی تیرے لئے ابدال شام کے دعا کرتے ہیں۔ اور بندے خدا کے عرب میں سے دعا کرتے ہیں۔ (مکتوبات احمدیہ جلد اول صفحہ 86)

یہ الہام حضرت مسیح موعود کی صداقت کا منہ بولتا ثبوت ہے۔ذیل میں ایسے ہی چند سعید فطرتوں کا اختصار کے ساتھ ذکر کیا جائے گا۔

حضرت الشیخ محمد بن احمد المکی صاحب

(بیعت:10 جولائی 1891ء
وفات:28 جولائی 1940ء)

حضرت الشیخ محمد بن احمد المکی مکہ میں شعب بنی عامر میں رہائش رکھتے تھے۔ جہاں مولد النبی صلی اللہ علیہ وسلم اور مولد حضرت علی اور بنو ہاشم کے مکانات واقع تھے۔حضور نے خود ان کے بارہ میں لکھا کہ:

''یہ صاحب عربی ہیں اور خاص مکہ معظّمہ کے رہنے والے ہیں صلاحیت اور رشد اور سعادت کے آثار ان کے چہرے پر ظاہر ہیں۔اپنے وطن خاص مکہ معظّمہ سے زادہ اللہ مجدًا و شرفًا بطور سیر و سیاحت اس ملک میں آئے اور ان دنوں میں بعض بد اندیش لوگوں نے خلاف واقعہ باتیں بلکہ تہمتیں اپنی طرف سے اس عاجز کی نسبت ان کو سنائیں......

آخر وہ قادر خدا انہیں اس طرف کھینچ لایا۔ لودھیانہ میں آئے اور اس عاجز کی ملاقات کی اور سلسلہء بیعت میں داخل ہوگئے۔

(ازالہ اوہام، روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 538)

بیعت کے بعد آپ نے کچھ عرصہ قادیان میں قیام فرمایا اور 1892ء کے جلسہ سالانہ میں بھی شرکت فرمائی۔ یہ جماعت کی تاریخ کا دوسرا جلسہ سالانہ تھا جس میں (327) احباب نے شمولیت اختیار کی جن میں سے ایک حضرت شیخ محمد بن احمد مکی تھے۔ ان تمام احباب کی فہرست حضور نے اپنی کتاب آئینہ کمالات اسلام کے آخر پر دی ہے۔ اس لحاظ سے یہ کہنا بجا ہوگا کہ شروع سے ہی جلسہ جات میں عرب احباب کی نمائندگی رہی ہے۔

بہر حال کچھ عرصہ برکات سے مستفیض ہونے کے بعد 1893ء میں آپ بخیریت پہنچ گئے۔ فریضۂ حج کی بجا آوری کے بعد 4/اگست 1893ء کو آپ نے حضرت اقدس مسیح موعود کی خدمت میں ایک خط لکھا جس میں اپنے بخیریت مکہ معظّمہ پہنچنے اور اپنے ایک دوست تاجر السید علی طایع کو پیغام حق پہنچانے کا ذکر کیا اور ان کی طرف سے حضور کی خدمت میں یہ درخواست بھی پہنچائی کہ حضور انہیں اپنی کتب ارسال فرمائیں تو وہ انہیں شرفاء و علماءِ مکّہ مکرمہ میں تقسیم کریں گے۔ اس خط کے ملنے پر حضور نے ''حمامۃ البشریٰ'' عربی زبان میں تصنیف فرمائی۔

آپ کی بیعت 141 نمبر پر رجسٹر بیعت میں درج ہے:۔

حارة شعب عامر۔

(تاریخ احمدیت جلد 1 صفحہ 355)

حضرت مسیح موعود نے اپنی کتاب ''سچائی کا اظہار'' میں شیخ محمد بن احمد مکی کا عربی خط بھی درج فرمایا ہے۔

حضرت مسیح موعود نے انجام آتھم کے آخر میں اپنے تین سو تیرہ رفقا کی فہرست درج فرمائی ہے اس میں آپ کا نام نمبر 98 پر مذکور ہے۔

حضرت محمد سعید الشامی الطرابلسی

مکرم السید محمد سعید الشامی صاحب حضرت مسیح موعود کے الہامات کے مطابق ابدال شام میں سے وہ پہلے صالح انسان تھے جنہیں حضرت مسیح موعود کی بیعت کا شرف حاصل ہوا۔

آپ نہایت درجہ بزرگ اور نابغۂ روزگار عالم تھے، فخر الشعراء اور مجد الأدباء کے ناموں سے یاد کئے جاتے تھے اور طرابلس کے رہائشی تھے۔ دہلی بغرض علاج حکیم اجمل خان دہلوی کے پاس گئے اور دہلی کے مشہور مدرسہ فتح پوری میں علوم عربیہ کی تدریس کے فرائض بجالاتے رہے۔

حضرت حافظ محمد یعقوب حضرت مسیح موعود کے رفیق تھے جو ڈیرہ دُون میں رہتے تھے۔آپ کے ساتھ حضرت محمد سعید الشامی صاحب کا تعارف ہوا تو ایک دوسرے سے ملاقات کا سلسلہ چل نکلا۔ایک دفعہ آپ محترم حافظ صاحب کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ حافظ صاحب نے آئینہ کمالات اسلام میں مندرج آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شان اقدس میں نعتیہ قصیدہ سے آپ کا تعارف کروایا جسے پڑھ کر آپ بے ساختہ پکار اٹھے کہ:۔

''عرب بھی اس سے بہتر کلام نہیں لا سکتے''۔

ازاں بعد آپ کو سیالکوٹ جانے کا اتفاق ہوا جہاں آپ کی ملاقات حضرت میر حسام الدین سے ہوئی جنہوں نے آئینہ کمالات اسلام کے عربی حصہ کی بابت گفتگو کے دوران اس کا ردّ لکھنے پر ایک ہزار روپیہ انعام دینے کا وعدہ کیا۔ اس ملاقات میں حضرت مولانا عبد الکریم صاحب سیالکوٹی بھی موجود تھے جن سے حضرت محمد سعید صاحب الشامی نے حضرت اقدس مسیح موعود کے بارہ میں مزید معلومات اور تعارف حاصل کیا۔

التبلیغ کی عربی زبان کا سحر اور نعتیہ قصیدہ کی ادبی بلاغت اور معانی کے بحر ذخار نے آپ کی سوچ میں تلاطم برپا کر دیا اور آپ کشاں کشاں قادیان چلے آئے۔

آپ تقریباً سات ماہ تک تحقیق میں مصروف رہے۔حضرت اقدس کو نہایت قریب سے دیکھا اور حضور کے علمی فیضان سے متمتع ہونے کے بعد بالآخر بعض مبشر رؤیا کی بناء پر سلسلہ عالیہ احمدیہ میں داخل ہوگئے۔

حضرت محمد سعید صاحب الشامی نے دو کتابیں تصنیف کیں۔ایک ''الإنصاف بين الأحباء'' اور دوسری ''إيقاظ الناس'' ہے۔

حضرت مسیح موعود نے انجام آتھم کے آخر میں جو فہرست دی ہے اس میں آپ کا نام 55 نمبر پر مذکور ہے۔

اسی طرح حضور نے اپنی کتاب ''سچائی کا اظہار'' میں حضرت شامی صاحب کا ذکر فرمایا ہے اور ان کا ایک عربی خط بھی درج فرمایا ہے۔جس کے بعض فقرات کا ترجمہ یوں ہے:۔

اے وہ عظیم الشان وجود کہ جس کے اوصاف حمیدہ کے بارہ میں مجھے نسیمِ شوق نے آگاہی دی ہے، اور اے وہ ہستی کہ جس کے فیوض کے عطر سے نرگس کے پھولوں نے مہک مستعار لی ہے۔

اپنے اس خط میں دو شعر لکھ کر انہوں نے حضور سے اپنے اخلاص و محبت کا نقشہ کھینچا ہے جن کا ترجمہ ہے:

اگر مجھے قوت پرواز ہوتی تو مَیں وفورِ شوق سے آپ کی طرف اڑتا چلا جاتا اور کبھی گریز نہ کرتا۔لیکن کیا کروں کہ میرے پر کٹے ہوئے ہیں اور پر کٹا پرندہ پرواز کرنے سے قاصر ہوتا ہے۔

حضرت مسیح موعود نے ان کے اس خط کے جواب میں اعلیٰ درجہ کی فصیح و بلیغ عربی زبان میں ایک لمبا خط لکھا جو آپ کی کتاب ''سچائی کا اظہار''، روحانی خزائن جلد 6 ص 77 پر درج ہے۔

علاوہ ازیں حضرت مسیح موعود نے اپنی کتاب نور الحق حصہ اوّل، روحانی خزائن جلد 8 کے صفحہ 19 تا 29 بھی عربی زبان میں مفصل طور پر اس عالم و فاضل عربی دوست کا ذکر فرمایا ہے جس میں انہیں اپنی دعا کا پہلا ثمرہ قرار دیا ہے اور ان کی تالیف ''ایقاظ الناس'' کا بھی ذکر فرمایا ہے۔نور الحق میں حضور کی عربی تحریر کا ترجمہ بھی موجود ہے جسے پڑھ کر حظ اٹھایا جا سکتا ہے۔

آپ شاعر و ادیب اور عالم بے بدل تھے۔ اپنے ملک واپس جانے کے بعد بھی کچھ عرصہ تک خط و کتابت کے ذریعہ آپ کا حضرت مسیح موعود سے رابطہ رہا لیکن اس کے بعد آپ کی وفات تک کے حالات کا علم نہیں ہوسکا تاہم حضرت مسیح موعود کے قلم سے آپ کی کتب میں شامی صاحب کا تذکرہ تا قیامت محفوظ رہے گا۔

حضرت مسیح موعود کی کتاب کرامات الصادقین کے آخر پر آپ کے دو قصائد اور ایک رؤیا بھی درج ہے۔

حضرت عبداللہ العرب صاحب

آپ کا زمانہ بیعت بھی 1891ء سے 1893ء کے درمیانی عرصہ کا ہے کیونکہ آپ کا ذکر حضرت اقدس نے حَمَامَةُ الْبُشْرىٰ میں فرمایا ہے جو کہ 1893ء کی تصنیف ہے۔

آپ بہت بڑے تاجر تھے اور بلاد سندھ کے ایک بہت مشہور پیر جن کا نام پیر صاحبِ علم تھا، کے مرید خاص تھے۔ان پیر صاحب کے پیروکاروں کی تعداد ایک لاکھ سے زائد تھی۔ان پیر صاحب کو خواب میں حضرت مسیح موعود کے بارہ میں بشارت دی گئی۔

اس پر ان پیر صاحب نے اپنے دو خاص مرید عبد اللطیف اور عبد اللہ العرب صاحب کو حضرت مسیح موعود کی خدمت میں بھیجا جو آپ سے فیروز پور میں ملے اور عرض کی کہ اس طرح ہمارے پیر صاحبِ علَم نے خواب میں دیکھا ہے اور انہیں آپ کی صداقت میں ادنیٰ شک بھی نہیں رہا لہٰذا انہوں نے ہمیں آپ کی خدمت میں بھیجا تا یہ عرض کریں کہ ہم آپ کے حکم اور اشارہ کے غلام ہیں جیسے آپ ارشاد فرمائیں گے ہم ویسا کرنے کے لئے تیار ہیں۔اگر آپ ہمیں یہ فرمائیں کہ جاؤ امریکا کی سرزمین کی طرف سفر کرو تو ہمیں اس میں ذرا بھی تأمل نہیں ہوگا بلکہ آپ اس معاملہ میں ہمیں کامل اطاعت کرنے والا پائیں گے۔

(حمامۃ البشریٰ، روحانی خزائن جلد 7 صفحہ 309)

......حضرت عبد اللہ العرب صاحب حضرت مسیح موعود کی صحبت میں آ کر رہے۔

(ملفوظات جلد 4 صفحہ 173)

......حضرت اقدس کے ایماء پر عبد اللہ العرب صاحب نے کشتی نوح کے چند اوراق کا ترجمہ عربی زبان میں کیا اور پھر حضرت اقدس کو سنایا تو حضرت اقدس نے فرمایا:

''اگر یہ مشق کر لیں کہ اُردو سے عربی اور عربی سے اردو ترجمہ کر لیا کریں تو ہم ایک عربی پرچہ یہاں سے جاری کر دیں۔''

(ملفوظات جلد 4 صفحہ 166)

......سید عبداللہ العرب صاحب نے ایک رسالہ عربی زبان میں لکھا تھا جس کا نام سبیل الرشاد رکھا تھا، جب یہ رسالہ انہوں نے حضرت اقدس کو سنایا تو حضرت اقدس نے فرمایا کہ ساتھ ساتھ اُردو ترجمہ بھی کرتے جاؤ تا کہ تم کو مشق ہو مگر عرب

CASA BELLA
Home Furnishers

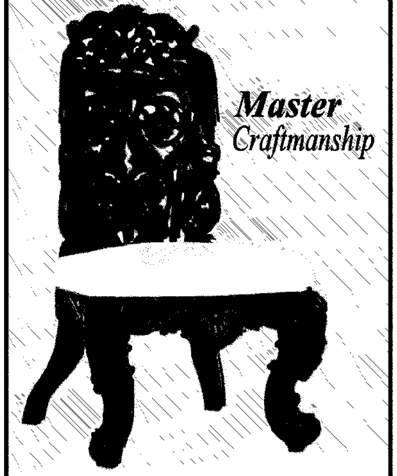

Master Craftmanship

FURNITURE
13-14, Silkot Block
Fotress Stadium, Lahore
Ph: 042-36668937, 36677178
E-mail: mrahmad@hotmail.com

FABRICS
1- Gilgit Block
Fotress Stadium, Lahore
Ph: 042-36660047, 36650952

A Complete Range of Furniture, Accessories Wooden Flooring

ہومیو پیتھک، یعنی علاج بالمثل، محفوظ ترین علاج

کشمیر ہومیو پیتھک کی سالہا سال کی مسلسل تحقیق اور تجربات کے بعد جرمن سیل بند ادویات سے تیار کردہ بے ضرر زود اثر انتہائی کامیاب اور شفاء بخش مرکبات، جدید دور کی جدید ترین ادویات KHC کے مفید ترین مرکبات

کشمیر ہومیو پیتھک کلینک اینڈ سٹور

رائیونڈ روڈ چوک ٹھوکر نیاز بیگ لاہور
0300-4833878,0300-4281004

Education Concern

Study Abroad
Get Admission in Top Level Universities / Colleges / Schools in UK, USA, Canada, Australia, New Zealand, Malaysia, Ireland, Holland & China.

IELTS™
English for International Opportunity
ITEP Training & Testing Center
Training By **Qualified Teachers**
International College of Languages
ICOL

Visit / Settlement Abroad:
→ Jalsa Visa
→ Apeel Cases
→ Visit / Business Visa.
→ Family Settlement Visa.
→ Supper Visa for Canada.

EC
Education Concern
Education Concern (British Council Trained Education Consultant)
67-C, Faisal Town, Lahore
042-35162310 / 35177124 / 0302-8411770/0331-4482511
www.educationconcern.com
info@educationconcern.com
Skype ID: counseling.educon

عوامی بلڈنگ میٹریل سٹور

ہمارے ہاں گاڈر، ٹی آر، سریا، سیمنٹ اور بلڈنگ میٹریل کی تمام اشیاء موجود ہیں
لنک ساہیوال روڈ دار البرکات ربوہ

پروپرائیٹر: بشارت احمد
فون: 047-6212983 موبائل 0300-4313469

TOTAL
شاہین فلنگ اسٹیشن
بالمقابل ٹریٹ کارپوریشن، پیکو روڈ کوٹ لکھپت لاہور
فون: 042-35884018-35884019
پٹرول اور ڈیزل کی پوری مقدار اور اعلیٰ کوالٹی کے ضامن

اعلیٰ کوالٹی کے کپڑے اور بہترین سلائی کے لئے

سپر ٹیلرز اینڈ سپر فیبرکس

شاپ نمبر 1، بلاک 6 بی، سپر مارکیٹ اسلام آباد 44000 پاکستان
فون آفس: 051-2877085 فیکس: 92-51-2878256
Email:supertailors@hotmail.com

ہو فضل تیرا یا رب یا کوئی ابتلا ہو ☆ راضی ہیں ہم اسی میں جس میں تیری رضا ہو
آصف 0321-9502175
حسن 0345-5887638

MY
محمد یعقوب محمد یوسف

ویجیٹیبل کمیشن ایجنٹس
آصف مسعود، حسن نوید
051-4446849
دکان نمبر 142، سبزی منڈی سیکٹر I-11/4 اسلام آباد

Safeer Ahmed
0300-9613257

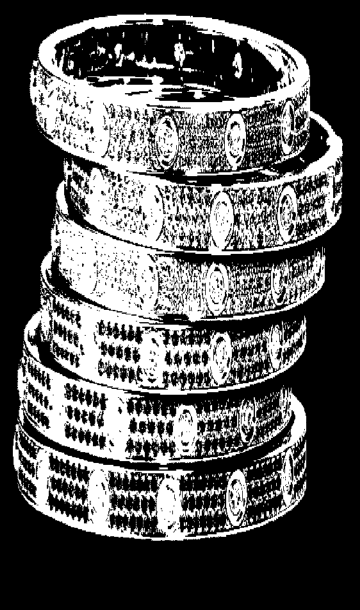

FineArt Jewellers
Deals in Gold, Silver and Diamond Jewellery
Bazar Shaheedan Sialkot Sher (City)
Ph : 052-4601842 Mob : 0300-9613257

پلاسٹک، سٹیل، ایلومینیم، چینی، پتھر، شیشہ اور نان اسٹک کی تمام امپورٹڈ و لوکل ورائٹی دستیاب ہے۔

رفیع کراکری سٹور

نیز لوز، ملامین آرڈر پر تیار کی جاتی ہیں۔
گلی ڈپٹی باغ بالمقابل جامع مسجد اہلحدیث سیالکوٹ شہر
052-4583892
0321-6147625
پروپرائٹرز: رفیع احمد، فصیح احمد

AHMAD MONEY CHANGER
PREMIER
Exchange Co."B" PVT. LTD.
We Deal in All Foreign Currencies
You are always Wel come to:
PREMIER EXCHANGE CO. 'B' PVT. LTD State Bank Licence No.11
Director Ch. Aftab Ahmad ,Chief Executive: Basharat Ahmad Sheikh
Head Office: B-1 Raheem Complex, Main Market, Gulberg II Lahore
Tell: 35757230, 35713728, 35713421,35750480
E-mail:premier_exchange@yahoo.com Website: www.premierexchange.webs.com

PE
پاکستان الیکٹرو انجینئرنگ
نکل ٹینک، گولڈ پلانٹ، کروم ٹینک، بیرل ریکٹفائر ٹرانسفارمر، اوون ڈرائر مشین، فلٹر پمپ، ٹائٹینیم ہیٹر، پاؤڈر کوٹنگ مشین، ڈی ایونائزر پلانٹ
پی، وی، سی لائننگ، فائبر لائننگ
پروپرائٹرز: منور احمد - بشیر احمد
37 دل محمد روڈ لاہور۔ فون نمبر: 0300-4280871,0333-4107060,042-37247741

صاحب کو جرأت نہ ہوئی کہ اتنی مجلس میں ترجمہ ٹوٹی پھوٹی اُردو میں سناویں۔ یہ رسالہ سن کر حضرت اقدس نے تعریف کی کہ:

''عمدہ لکھا ہے اور معقول جواب دیئے ہیں''۔

(ملفوظات جلد 4 صفحہ 168)

حضرت عبدالمحی عرب الحویری

آپ کا تعلق عراق سے تھا۔ آپ کو بھی حضرت مسیح موعود کی صحبت کا شرف حاصل ہے۔ سیرۃ المہدی کی روایت نمبر 1200 میں آپ کی بیعت کا واقعہ اس طرح سے درج ہے:

''ایک صاحب عبدالمحی عرب قادیان میں آئے تھے۔ انہوں نے سنایا کہ میں نے حضرت اقدس کی بعض عربی تصانیف دیکھ کر یقین کر لیا تھا کہ ایسی عربی بجز خداوندی تائید کے کوئی نہیں لکھ سکتا۔ چنانچہ میں قادیان آیا۔ اور حضور سے دریافت کیا کہ کیا یہ عربی حضور کی خود لکھی ہوئی ہے۔ حضور نے فرمایا۔ ہاں اللہ تعالیٰ کے فضل و تائید سے۔ اس پر میں نے کہا کہ اگر آپ میرے سامنے ایسی عربی لکھ دیں تو میں آپ کے دعاوی کو تسلیم کر لوں گا۔ حضور نے فرمایا یہ تو اقتراحی معجزہ کا مطالبہ ہے۔ ایسا معجزہ دکھانا انبیاء کی سنت کے خلاف ہے۔ میں تو تب ہی لکھ سکتا ہوں جب میرا خدا مجھ سے لکھوائے۔ اس پر میں مہمان خانہ میں چلا گیا اور بعد میں ایک چٹھی عربی میں حضور کو لکھی۔ جس کا حضور نے عربی میں جواب دیا۔ جو ویسا ہی تھا۔ چنانچہ میں داخل بیعت ہو گیا۔''

سیرۃ المہدی ہی کی ایک روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت مسیح موعود کی زندگی میں ہی آپ کی شادی ریاست پٹیالہ کے ایک گھرانے میں ہوئی تھی لیکن یہ شادی چل نہ سکی اور علیحدگی ہو گئی۔ ایسا لگتا ہے کہ عبدالمحی عرب صاحب بیعت کے بعد قادیان کے ہی ہو کر رہ گئے تھے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل کے عہد مبارک میں آپ کا ذکر متعدد امور کے ضمن میں بار بار آتا ہے۔ عبدالمحی عرب نے حضرت مرزا بشیرالدین محمود احمد کے ساتھ 1912ء میں عہد خلافت اولیٰ میں سفر بلاد عربیہ اور حج بھی کیا۔

آپ کو جماعت احمدیہ کے پہلے عربی رسالہ ''مصالح العرب'' کے مدیر ہونے کا شرف بھی حاصل ہے۔

(مأخذ تاریخ احمدیت جلد 3 صفحہ 410)

آپ کا ذکر حضرت مسیح موعود نے اپنی کتاب نزول المسیح میں پیشگوئی نمبر 90 کے گواہان میں کیا ہے جہاں آپ کا نام یوں تحریر ہے: ''سید عبدالمحی عرب حویری''۔

(نزول المسیح، روحانی خزائن جلد 18 ص 594)

اسی طرح آپ کا ذکر حضرت مسیح موعود نے حقیقۃ الوحی میں سخت زلزلہ والی پیشگوئی مورخہ 28/ فروری 1907ء کے قبل از وقت سُننے والے گواہوں میں فرمایا ہے۔ چنانچہ تتمہ حقیقۃ الوحی، روحانی خزائن جلد 22 کے صفحہ 491 پر آپ کا نام یوں تحریر ہے:

''عبدالمحی عرب مصنف لغات القرآن''۔

حضرت سیٹھ ابوبکر یوسف

حضرت ابوبکر یوسف صاحب المعروف بہ سیٹھ ابوبکر یوسف آف جدہ ابن مکرم محمد جمال یوسف صاحب متوطن و متولد پٹن ضلع گجرات احمد آباد ریاست بڑودہ ہندوستان۔ آپ کی تاریخ پیدائش غالباً 1865ء ہے۔

گزشتہ تین سو سال سے آپ کے آباؤ اجداد کے مستقل گھر دو ملکوں میں تھے۔ ایک گھر گجرات کاٹھیاواڑ میں تھا اور ایک عرب میں۔ عرب میں آپ کے دو گھر تھے ایک مکہ معظمہ میں اور دوسرا جدہ میں جو آپ کی تجارت کا مرکز ہونے کی وجہ سے زیادہ معروف و مشہور تھا۔ دو ممالک میں گھر ہونے کی وجہ سے عرب سے ہندوستان آپ کا آنا جانا لگا رہتا تھا۔

عرب اور ہندوستان میں آپ ایک بڑی اعلیٰ ساکھ کے مالک تاجر تھے۔ کپڑے کی تجارت کا ذکر آپ کی تحریرات سے ملتا ہے۔ تاریخ احمدیت حیدر آباد دکن سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ بمبئی سے سفید جوار لے کر مدینہ کے عربوں میں فروخت کرتے تھے۔ اسی طرح چاول اور کالی مرچ کا بہت بڑا کاروبار تھا مگر زیادہ نام آپ نے ہیرے جواہرات کی تجارت میں کمایا۔

تجارت کے ساتھ ساتھ علوم دینیہ کی تحصیل کی لگن بھی تھی اور عبادات، مناجات، اور مجاہدات کی طرف بھی رجحان تھا۔

آپ کو خیال آتا تھا کہ امام مہدی اور مسیح کے نزول کا وقت قریب ہے۔ بالآخر ایک رؤیا کی بناء پر خدا کے فضل نے آپ کی دستگیری فرمائی اور آپ پر یہ منکشف ہو گیا کہ اس وقت کے ہادی اور امام جس کے ہم منتظر تھے حضرت مرزا غلام احمد قادیانی ہی ہیں۔

آپ خدا تعالیٰ کی براہِ راست راہنمائی کے نتیجہ میں 1905ء میں ہی حضرت مسیح موعود کی صداقت پر صدق دل سے ایمان لے آئے تھے۔ پھر 1907ء میں بیعت کا خط تحریر کر دیا اور بیعت کی تحریری منظوری کی اطلاع حضرت مفتی محمد صادق صاحب کے دستخطوں سے جولائی 1907ء کے ایک مکتوب گرامی سے ملی۔

تحریری بیعت کے چند ماہ بعد 15 ستمبر 1907ء آپ قادیان دارالامان حاضر ہوئے اور ظہر کی نماز (بیت) مبارک میں حضرت مولانا نورالدین کی امامت میں ادا کی۔

نماز کے بعد حضرت اقدس بیت مبارک میں ہی قعدہ کی صورت میں تشریف فرما ہوئے۔ اور جب آپ کو حضور اقدس کی خدمت میں بالمشافہ حاضری کا شرف حاصل ہوا۔

16 ستمبر 1907ء کو حضرت صاحبزادہ مرزا مبارک احمد کی وفات حسرت آیات کا افسوسناک سانحہ وقوع میں آیا۔ آپ کو نماز جنازہ میں شمولیت کا موقعہ ملا۔

18 ستمبر 1907ء بروز جمعہ کو اجازت لے کر 19 ستمبر کی صبح کو قادیان سے عازمِ جدّہ ہوئے۔

روانگی کے وقت حضور اقدس نے اپنی عربی تصنیف ''الاستفتاء'' اور عربی تفسیر سورۃ الفاتحہ (غالباً کرامات الصادقین یا اعجاز المسیح) کے دس دس نسخے جدّہ اور مکہ میں تقسیم کے لئے مرحمت فرمائے۔

25 محرم 1326 یعنی 1908ء میں حضرت مسیح موعود کی زندگی میں ہی آپ کو نظام وصیت میں شمولیت کی سعادت نصیب ہوئی۔ آپ 1/3 کے موصی تھے اور تاریخ احمدیت کے مطابق آپ کو پہلے عرب موصی ہونے کا شرف حاصل ہوا۔ وصیت کے وقت پٹن، جدّہ اور مکہ میں سکنی جائیداد کے علاوہ جدہ میں تجارتی رأس المال کا اندازہ پچاس ہزار ریال تھا۔ بفضلہٖ تعالیٰ یہ رأس المال 1908ء میں اگر ہندوستانی کرنسی میں لاکھوں میں تھا تو تجارتی ساکھ اس سے کہیں بڑھ کر تھی۔

حضرت مسیح موعود کے وصال کے بعد خلیفہ اول سے آپ کا عقیدت کا تعلق رہا۔ اور احمدی حجاج کرام کی خدمت کی سعادت ملتی رہی۔

حضرت مصلح موعود، حضرت نانا جان میر ناصر نواب صاحب اور حضرت عبدالمحی عرب حج کی نیت سے یکم اکتوبر 1912ء کو جدّہ پہنچے تو چھ روز تک حضرت ابوبکر یوسف کے گھر کو قیام کی سعادت بخشی۔

یکم فروری 1926ء کو آپ کی بیٹی الحاجہ سیدہ عزیزہ بیگم المعروف بہ ام وسیم صاحبہ کو حضرت مصلح موعود نے اپنے عقد زوجیت میں قبول فرمایا اور اس طرح آپ کی بیٹی بطور حرم خامس حضرت مصلح موعود کی طرف منسوب ہو کر ''خواتین مبارکہ'' کے مقدس زمرہ میں شامل ہوئیں۔

خاندان حضرت مسیح موعود کے اس مقدس جوڑے کی مبارک نسل سے صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب امیر جماعت قادیان اور صاحبزادہ مرزا نعیم احمد صاحب افسر امانت تحریک جدید پیدا ہوئے۔

آپ جدہ اور پٹن چھوڑ کر خلافت ثانیہ کے عہد میں ہجرت کر کے ہمیشہ کے لئے قادیان آ گئے۔ جب آپ قادیان آئے تو بروایت صاحبزادی بی بی امۃ الرشید صاحبہ حضرت مصلح موعود نے ازراہ ذرہ نوازی اور شفقت کے اپنے تمام خاندان کو آپ کے استقبال کے لئے قادیان کے ریلوے سٹیشن بھجوایا۔

ایک دفعہ ازراہ ذرہ نوازی اور شفقت حضرت مصلح موعود نے فرمایا کہ آپ نے ایک وقت اس قدر نقد چندہ دینے کی توفیق پائی جو ساری جماعت کے مجموعی چندہ سے زیادہ تھا۔

قادیان میں آپ کا مختلف جگہوں میں قیام رہا۔ قادیان سے جب ربوہ ہجرت کی تو انجمن کے دو کمروں کے جونیئر کوارٹر میں سولہ افراد خانہ کے ساتھ وفات تک قیام کیا۔ ایک لمبا عرصہ خوشحال اور آسودگی کی زندگی گزارنے کے بعد سخت عُسر اور شدید مالی تنگی کے کڑے اور تلخ دن بھی دیکھے مگر تقویٰ کی زادِ راہ سے مالا مال اور ایمان کی متاع سے شادکام رہے۔

آپ 10 جنوری 1955ء کو 90 سال کی عمر پا کر بہشتی مقبرہ ربوہ میں مدفون ہوئے۔

الحاج محمد بن محمد المغربی الطرابلسی

ان کا اصل نام الحاج محمد بن محمد منصور ریاقات المغربی تھا۔ آپ مراکش میں ''مکناس'' نامی ایک جگہ کے رہائشی تھے۔ (مراکش کو عربی میں المغرب کہتے ہیں اور اسی کی نسبت سے آپ المغربی کہلائے)

آپ نے حج کے لئے جانے والے قافلہ کے ہمراہ بیت اللہ الحرام کا قصد کیا اور تمام سفر کبھی اونٹ پر سواری کرتے ہوئے اور کبھی پیدل طے کیا۔ آپ نے کل 17 مرتبہ حج کیا۔ مکہ مکرمہ میں آپ دن کا کچھ وقت کام کرتے تھے تاکہ کھانے کیلئے کچھ خرید سکیں جبکہ باقی تمام وقت عبادت اور ذکر الٰہی میں گزارتے تھے۔ مکہ سے آپ یمن چلے گئے جہاں آپ نے ''سید محمد بن ادریس'' کی شاگردی اختیار کی جو کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نسل میں سے تھے۔

حضرت مولانا شمس صاحب ان کا ایک بیان نقل کرتے ہوئے لکھتے ہیں جس میں المغربی صاحب فرماتے ہیں:

''میں یمن میں امام محمد بن ادریس امام یمن کے پاس تھا جو کابل سے امام محمد بن ادریس کے پاس چند کتابیں اس مدعی کی پہنچیں۔ آپ نے دو کتابیں پڑھ کے علماء کے سپرد کر دیں اور کہا کہ یہ کام آپ کا ہے اس کے بارہ میں رائے ظاہر کریں، اور آپ نے خود اس کے متعلق کچھ نہ کہا۔ پھر علماء میں اس کے متعلق اختلاف ہوا۔ بعض کہیں کہ جو کچھ اس نے لکھا سچ ہے، بعض کہیں کہ ایسی باتیں کہنے والا کافر ہے۔ مگر میں استخارہ کر کے اور بعض خوابیں دیکھ کر آپ پر ایمان لے آیا۔ چنانچہ میں اس وقت سے آپ کو امام الوقت مسیح موعود مانتا ہوں.....میں نے پوچھا کون سی کتابیں وہاں پہنچی تھیں؟ انہوں نے کہا: ہم نے اس وقت چند عبارات حفظ کی تھیں۔ جب انہوں نے عبارات سنائیں تو وہ الاستفتاء کی تھیں۔ پھر انہوں نے قصیدۃ اعجازیۃ کے شعر سنائے......13/جولائی کو وہ میرے مکان پر جمعہ کی نماز کے لئے تشریف لائے تو نماز ادا کرنے کے بعد کہنے لگے: اگر چہ میں پہلے سے ایمان لایا ہوا ہوں مگر آپ کے ہاتھ پر تجدید عہد کرتا ہوں۔ تب وہ اور دو شخص اور ان کے ساتھ سلسلہ میں داخل ہوئے''۔

1930ء میں جبکہ کبابیر میں الحاج صالح عبدالقادر عودہ نے اپنے خاندان سمیت احمدیت قبول کر لی تو الحاج المغربی بھی کبابیر میں آ گئے اور

خالص سونے کے زیورات
Ph:6212868
Res:6212867
Mob: 0333-6706870
میاں اظہر
میاں مظہر احمد
فینسی جیولرز
محسن مارکیٹ اقصیٰ روڈ ربوہ

ارشد بھٹی پراپرٹی ایجنسی
لاہور، اسلام آباد، ربوہ اور ربوہ کے گردونواح میں پلاٹ مکان زرعی وسکنی زمین خرید وفروخت کی با اعتماد ایجنسی 0333-9795338
بلال مارکیٹ بالمقابل ریلوے لائن ربوہ فون دفتر: 6212764
گھر: 6211379 موبائل 0300-7715840

شادی بیاہ و دیگر تقریبات پر کھانے پکوانے کا بہترین مرکز
مجید پکوان سنٹر
یادگار روڈ ربوہ
پروپرائیٹر: فرید احمد: 0302-7682815

آندرے آس لینگوئج انسٹیٹیوٹ
جرمن زبان سیکھیے
گوئٹے انسٹیٹیوٹ سے سند یافتہ ٹیچر
اوراب لاہور کراچی ٹیسٹ کی تیاری کیلئے بھی تشریف لائیں۔
فیصل آباد میں بھی جرمن کلاسز کا آغاز ہو چکا ہے
برائے رابطہ: طارق شبیر دارالرحمت غربی ربوہ
03336715543, 03007702423, 0476213372

Hoovers World Wide Express
کوریئر اینڈ کارگو سروس کی جانب سے ریٹس میں حیرت انگیز حد تک کمی دنیا بھر میں سامان بھجوانے کیلئے رابطہ کریں
جلسوں اور عیدین کے موقع پر خصوصی رعایتی پیکجز
72 گھنٹے میں ڈیلیوری تیز ترین سروس کم ترین ریٹس، پک کی سہولت موجود ہے
پورے پاکستان میں اتوار کو بھی پک کی سہولت موجود ہے
بلال احمد انصاری، سفیان احمد انصاری
شاپ نمبر 25 ہجویری سنٹر ملتان روڈ چوبرجی لاہور
0345 / 0321 / 4866677
0333-6708024, 042-37418584

سمیع سٹیل ٹریڈرز
مینوفیکچرز اینڈ جنرل آرڈر سپلائرز
اعلیٰ قسم کے لوہے کی چوکھاٹ کا مرکز
ڈیلرز: G.P - C.R.C - H.R.C شیٹ اینڈ کوائل

چلتے پھرتے بروکروں سے سیمپل اور ریٹ لیں۔
وہی ورائٹی ہم سے 50 پیسے یا 1 روپیہ کم ریٹ میں لیں
گنیا (معیاری پیمائش) کی گارنٹی کے ساتھ
ہماری خواہش ہے کہ آپ کی لاعلمی کی وجہ سے کوئی ناجائز فائدہ نہ اٹھا سکے۔ سرامکس ٹائل بھی دستیاب ہے۔
اظہر ماربل فیکٹری
15/5 باب الابواب درہ سٹاپ ربوہ
موبائل: 03336174313

دانتوں کا معائنہ مفت ☆ عصر تا عشاء
احمد ڈینٹل کلینک
ڈینٹسٹ: رانا مدثر احمد، طارق مارکیٹ اقصیٰ چوک ربوہ

رابطہ: مظفر محمود
Ph:042-5162622, 5170255, 5176142
Mob:0300-8446142
محمود موٹرز
نئی و پرانی گاڑیوں کی خرید و فروخت کا با اعتماد ادارہ
عمار سعید: 0300-4178228
555-A Maulana Shokat Ali Road
Faisal Town, LAHORE.

STUDY IN GERMANY

Bachelor (with Foundation) & Master Degree Programmes Available

FREE DEGREE PROGRAMMES

Science	Engineering	Management
Medicine	Economics	Humanities

Get 18 Months Job Search Visa After Masters Degree & Even Work Allowed During Studies

APPLY NOW (Requirement)
- **Intermediate with above 60%**
- **A-Level Students**
- **Bachelor Students with min 70%**
- **Students awaiting result can also apply**

Consultancy+ Admission+Documentation
Even after reaching Germany, pick up service from airport till University
Please contact your Erfolg Team Consultants in Germany
Office: +4979405035030, **Fax:** +4979405035031, **Mob:** +4917656433243
Email: info@erfolgteam.com **Skype:** erfolgteam, **Web:** **www.erfolgteam.com**

خدا کے فضل و رحم کے ساتھ
اک قطرہ اس کے فضل نے دریا بنا دیا
سونے کے زیورات کے جدید اور اعلیٰ منفرد ڈیزائن
گولڈ پیلس جیولرز
بلڈنگ ایم ایف سی اقصیٰ روڈ ربوہ
پروپرائٹر: طارق محمود اظہر 03000660784 047-6215522

SEA SERVICES INTERNATIONAL
INTERNATIONAL FREIGHT FARWARDERS

We Are Providing Best Possible Services To Our Customers

FCL/LCL OCEAN FREIGHT HANDLING
AIR FEIGHT IMPORT & EXPORT
ROAD TRANSPORTATION
CUSTOM CLEARANCE

CTC Person: Rafi Ahmad Basharat
&
Farrukh Rizwan Ahmad
Cell No: 03008664795 03008655325

P-34, Chenab Market Susan Road
Madina Town, Faisalabad. Pakistan
T.0092-41-8556070-80-90
D. 0092-41-85034440 F.0092-41-8503430
C. 0300-8664795
Email:ahmad@ssipk.com& rizwan@ssipk.com
web: www.ssipk.com

Lets Fly Air International
پوری دنیا کے لئے Domestic اور International ٹکٹس Reservation کی سہولت
اور ہر طرح کی ٹکٹس کی Reconfirmation کی سہولت موجود ہے۔
دنیا کے تمام ممالک کے لئے Hotel Booking اور Health Insurance کی جاتی ہے
Toefl, Ielts, City and guids (Esol) کی رجسٹریشن کی سہولت میسر ہے۔
نیز Deawoo Express کی ٹکٹس دستیاب ہیں۔
College Road, Near Aqsa Chowk (Rabwah)
0336-5004501, 0334-6204170, 047-6211528-29
Email:letsflyair@hotmail.com

ہر قسم کے چاول کی اعلیٰ ورائٹی کا مرکز
فوزیہ طاہر رائس ملز
مرید کے روڈ نارووال چوک داتا زید کا ضلع سیالکوٹ
طالب دعا: طاہر احمد باجوہ۔ مبشر احمد باجوہ
موبائل: 0345-63677750 آفس: 052-6632317

کبابیر کے بچوں کو پڑھانا شروع کر دیا۔ پھر جب حضرت مولانا جلال الدین شمس صاحب نے 1930ء میں حیفا میں مدرسہ احمدیہ کے نام سے ایک مکتب جاری کیا۔ جس کی ابتداء میں الحاج المغربی صاحب نے لڑکوں اور لڑکیوں کو قرآن کریم پڑھانا شروع کیا۔

جب خدا تعالیٰ کے فضل سے کبابیر میں احمدی پریس کا قیام عمل میں آیا تو اس وقت بجلی کی سہولت تو میسر نہ تھی تمام کام ہاتھ سے ہی سرانجام دیئے جاتے تھے۔ اس سلسلہ میں مکرم الحاج المغربی صاحب نے اپنی خدمات پیش کیں اور 1935ء سے لے کر 1953ء تک مسلسل 18 سال وہ کام کرتے رہے۔

آپ صوم وصلاۃ کے پابند تھے۔ روزانہ دو بجے رات کو جاگ جاتے تھے اور تہجد ادا کیا کرتے تھے۔ اور باوجود مالی حالات کی خرابی کے مکمل پابندی کے ساتھ چندہ ادا کرتے تھے۔ 18/ دسمبر 1960ء کی رات آپ نے تہجد کی نماز ادا کی اور نماز فجر کا انتظار فرما رہے تھے کہ آپ کی وفات ہو گئی۔

مکرم منیر الحصنی صاحب

آپ دمشق میں پیدا ہوئے۔ اور پہلی جنگ عظیم کے دوران آپ قدس شریف میں کلیۃ صلاح الدین الأیوبی میں تعلیم حاصل کر رہے تھے کہ آپ کو احمدیت کے بارہ میں پتہ چلا۔ اس کی تفصیل یوں ہے کہ:

پہلی جنگ عظیم کے دوران ترکی کے ذمہ بلاد شام کی قیادت ہوئی جسے جمال پاشا نامی قائد نے سنبھالا انہوں نے قدس شریف میں ایک دینی کالج قائم کیا جس کا نام کلیۃ صلاح الدین الأیوبی رکھا جو کہ الکلیۃ الصلاحیۃ کے نام سے مشہور ہوا۔ اس کالج کے قیام کا بنیادی مقصد دین کی تبلیغ کے لئے لوگ تیار کرنا تھا۔ چنانچہ اس کالج کے لئے جمال پاشا نے اس وقت کے بڑے بڑے علماء کو استاد کے طور پر رکھا جیسے: عبد العزیز جاویش، رستم حیدر، عبد القادر المغربی، جودت الہاشمی وغیرہ۔ اور اس کالج میں تاریخ ادیان پڑھانے کے لئے حضرت زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب کا انتخاب کیا گیا۔ آپ کے شاگردوں میں سے ایک باسعادت شاگرد مکرم منیر الحصنی صاحب بھی تھے جن کو احمدیت کا پیغام پہنچا لیکن اس کے بارہ میں تحقیق اور مزید معلومات کا تبادلہ نہ ہو سکا کیونکہ جنگ کے دوران ہی حضرت زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب اسیر ہو گئے اور احمدیت کے بارہ میں منیر الحصنی صاحب کو مزید معلومات میسر نہ آسکیں۔

جنگ عظیم کے بعد آپ نے قانون کی اعلیٰ تعلیم کے لئے جرمنی کا سفر اختیار کیا جہاں سے آپ کی واپسی 1925ء میں ہوئی۔ اور 1925ء میں ہی حضرت خلیفہ ثانی نے حضرت ولی اللہ شاہ صاحب اور مولانا جلال الدین صاحب شمس کو دمشق میں احمدیت کے مربی کے طور پر بھجوایا تھا۔ چنانچہ ان کی مکرم منیر الحصنی صاحب سے اچانک ملاقات ہو گئی اور یوں پرانے رابطے بحال ہو گئے۔

آپ خود لکھتے ہیں کہ:

"میری خوش قسمتی تھی کہ میرا تعارف حضرت ولی اللہ شاہ صاحب کے ذریعہ حضرت مولانا جلال الدین شمس صاحب سے ہو گیا۔ چنانچہ میں اکثر اوقات ان کے پاس آتا جاتا رہتا تھا۔

گو کہ مکرم منیر الحصنی صاحب حضرت مولانا جلال الدین شمس صاحب سے شروع میں ہی متعارف ہو کر ان کے گہرے دوست بن گئے تھے، اور بڑی کثرت سے آپ کے پاس آتے جاتے تھے۔ آپ کی زبان سے مسیح موعود کے لائے ہوئے علم کلام کی قوت کا بھی اعتراف تھا، پھر بھی احمدیت میں داخل ہونے کے لئے مزید تسلی چاہتے تھے۔ اور یہ تسلی 1927ء میں اس وقت ہوئی جب مولانا جلال الدین شمس صاحب نے دمشق میں ایک تحریری مناظرہ ڈنمارک کے ایک مشہور پادری الفریڈ نلسن سے کیا جو بیس سال سے شام کے علاقہ میں عیسائیت کا کام کر رہے تھے اور شام کے عیسائی مشنوں کے انچارج تھے۔ چنانچہ آپ خود لکھتے ہیں:

"میرے قبول احمدیت کا سب سے بڑا سبب یہی مناظرہ تھا۔ کیونکہ مَیں نے دیکھا کہ احمدی مربی کے دلائل و براہین لاجواب تھے۔

مسیحی مناظر سے ان کا کوئی جواب نہ بَن پڑا اور عزت وغلبہ حق نصف النہار کی طرح ظاہر ہو گیا۔ اللہ تعالیٰ نے میرا سینہ قبول حق کے لئے کھول دیا اور مجھے مسیح موعود کی جماعت میں داخل ہونے کا شرف حاصل ہوا"۔

(ماخوذ از تاریخ احمدیت جلد 4 صفحہ 525)

آپ کی بیعت کے بعد دمشق میں باقاعدہ مرکز کا قیام بھی عمل میں آیا۔ کچھ عرصہ بعد جب مولانا شمس صاحب پر حملہ ہوا اور انہیں دمشق سے فلسطین منتقل ہونا پڑا تو جماعت احمدیہ شام کا انتظام و انصرام آپ کے سپرد ہوا۔ پھر آپ کو 1928ء میں باقاعدہ طور پر جماعت احمدیہ شام کا امیر بننے کا اعزاز بھی حاصل ہوا اور آپ اس عہدہ پر تاحیات فائز رہے۔

آپ نے جملہ مربیان بلاد عربیہ کے ساتھ مل کر کام کیا۔ مختلف عرب ممالک کے سفر بھی اختیار کئے اور دین کی خدمت میں اپنا سب کچھ فدا کر دیا۔ آپ کو یہ اعزاز بھی حاصل ہے کہ سیٹھ ابو بکر یوسف صاحب کے بعد عرب دنیا میں رہنے والے آپ پہلے موصی ہیں جو نظام وصیت میں باقاعدہ طور پر شامل ہوئے۔ اسی طرح آپ کو یہ اعزاز بھی نصیب ہوا کہ 1970ء کے جلسہ سالانہ ربوہ کے موقع پر ایک اجلاس کی صدارت حضرت خلیفۃ المسیح الثالث نے آپ کے سپرد کی۔ اور اس طرح آپ پہلے عربی احمدی بن گئے جس نے جلسہ سالانہ کے کسی اجلاس کی صدارت کی۔

تقریباً 63 سال تک اخلاص کی راہوں پر چلنے کے بعد بالآخر یہ مبارک وجود 1988ء میں تقریباً 90 سال کی عمر میں اس دار فانی سے کوچ کر گیا۔ آپ نے رسالہ البشریٰ میں کئی مضامین لکھے۔ کئی قصائد اور نظمیں لکھیں اور متعدد کتابیں تالیف فرمائیں۔ آج بھی عرب احمدیوں میں آپ کے قصائد اور ترانے زبان زد عام ہیں۔ آپ کی کتابوں میں اہم ترین کتاب "المودودی فی المیزان"

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے 1928ء اور 1953ء میں سفر یورپ کے دوران جب شام میں قیام فرمایا تو مکرم منیر الحصنی صاحب کو بفضل اللہ تعالیٰ بہت خدمت کی توفیق ملی۔ آپ کو حضور انور کے ساتھ لبنان تک مرافقت کی بھی سعادت نصیب ہوئی۔

حضرت چوہدری ظفر اللہ خان صاحب کے ساتھ آپ کا نہایت محبت واخوت کا تعلق تھا۔ اور حضرت چوہدری صاحب شام میں اکثر آپ کے ہاں ہی قیام فرمایا کرتے تھے۔

آپ احمدیت اہل شام کے لئے احمدیت کا ایک مدرسہ تھے۔ پرانے احمدیوں پر آپ کی تربیت کی گہری چھاپ تھی۔ آپ کو خدمتِ دین اور تربیت افراد جماعت کے کام میں زندگی گزارنے کی توفیق ملی۔

مکرم الحاج عبد الحمید خورشید آفندی صاحب

حضرت مولانا جلال الدین صاحب شمس بلاد عربیہ میں قیام کے دوران مصر تشریف لے گئے اور وہاں ایک کامیاب مناظرہ کیا۔

اس مناظرہ کا ایک بڑا فائدہ یہ بھی ہوا کہ بہت سے مصری نوجوان دین میں واپس آ گئے انہی نوجوانوں میں عبد الحمید خورشید آفندی بھی تھے جو مصر کے پہلے احمدی بنے۔ بعد ازاں احمد حلمی صاحب احمدی ہوئے۔

مکرم عبد الحمید خورشید آفندی صاحب کو یہ شرف بھی حاصل ہے کہ آپ قادیان تشریف لے جانے والے پہلے مصری احمدی ہیں۔ یہ 1936ء کی بات ہے، کہ قادیان میں جب آپ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی خدمت میں بغرض ملاقات حاضر ہوئے تو عرض کی کہ میری شادی کو 15 سال ہو چکے ہیں لیکن ابھی تک اولاد کی نعمت سے محروم ہیں۔

حضور کے ساتھ الوداعی ملاقات کیلئے حاضر ہوئے۔ تو حضور نے انہیں فرمایا کہ مَیں نے آپ کے لئے دعا کی ہے اور اللہ تعالیٰ نے میری دعا قبول فرمالی ہے کہ وہ آپ کو جلال الدین اور شمس الدین اور عائشہ عطا فرمائے گا۔ مصر واپس آنے کے چند ماہ کے بعد ہی ان کی بیوی حاملہ ہوئیں اور انہوں نے لوگوں کو بتانا شروع کر دیا کہ میرے ہاں جلال الدین پیدا ہوگا۔ اسی ترتیب کے ساتھ ہی یہ پیشگوئی پوری ہوئی۔

آپ کو دعوت الی اللہ کا جنون کی حد تک شوق تھا اور کئی دفعہ اپنی جان خطرہ میں ڈال کر بھی آپ دعوت الی اللہ کا فریضہ سرانجام دیا کرتے تھے۔

مکرم محمد بسیونی صاحب

آپ کی پیدائش 1904 کی ہے اور تیس کی دہائی کے اوائل میں آپ نے بیعت کی۔ آپ کوئی دہائیوں تک جماعت احمدیہ مصر کے صدر رہنے کا اعزاز حاصل ہے۔ مکرم منیر الحصنی صاحب شام میں احمدیوں کی درسگاہ کی حیثیت رکھتے تھے تو مصر میں محمد بسیونی صاحب نے یہی فریضہ سرانجام دیا۔

آپ وزارت خزانہ میں ملازم تھے اور صرف اس وجہ سے قبل از وقت ریٹائرمنٹ لے لی تا کہ جماعت کی خدمت کے لئے فارغ ہو سکیں۔ آپ کا گھر جماعت کے مرکز اور بیت اور لائبریری کے طور پر استعمال ہوتا تھا۔ آپ اعلیٰ تعلیم یافتہ، اور نظام جماعت پر کاربند انسان تھے۔ مرکز کے ساتھ آپ ہمیشہ رابطہ میں رہتے تھے اور جو بھی احمدی مصر میں آتا یا یہاں سے گزرتے ہوئے دیگر ممالک میں جاتا تو آپ اس کے استقبال وخدمت میں پیش پیش ہوتے۔

عربی کے ساتھ ساتھ آپ کی انگریزی زبان بھی بہت اچھی تھی اس لئے آپ نے سلسلہ کا بہت سا لٹریچر عربی زبان میں ترجمہ کیا تا کہ آنے والے نوجوانوں اور نئی نسل کو جماعت کی تعلیمات اور علمی خزانے سے روشناس کرا سکیں آپ کے تراجم میں کئی قرآنی سورتوں کی تفسیر کا ترجمہ مثلاً: سورۃ البقرہ، آل عمران، النساء، المائدہ، الکہف وغیرہ اسی طرح حضرت خلیفہ ثانی کی کتب 'نظام نو' وغیرہ کے تراجم شامل ہیں۔ آپ کی وفات 1986ء میں ہوئی۔

1934 میں جب حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب پڑھائی کے سلسلہ میں ولایت جا رہے تھے تو کچھ وقت کے لئے مصر میں قیام فرمایا۔ اسی طرح 1938ء میں ولایت سے واپسی پر بھی چند ایام کے لئے قاہرہ میں رکے۔ دونوں مواقع پر مکرم محمد بسیونی صاحب کو خدمت کی توفیق ملی۔ ان کے اور الحصنی خاندان کے اثر ورسوخ کی وجہ سے بعض اخبارات والے بھی آئے اور حضرت صاحبزادہ صاحب کے ساتھ افراد جماعت کی تصاویر اخبارات کی زینت بنیں۔

نوٹ: اس خاص نمبر میں شائع ہونے والی عرب احباب کی تصاویر بھی ہمیں مکرم طاہر ندیم صاحب نے فراہم کی ہیں ادارہ ان کا شکر گزار ہے۔

احمد ٹریولز انٹرنیشنل
گورنمنٹ لائسنس نمبر 2805
یادگار روڈ ربوہ
اندرون و بیرون ہوائی ٹکٹوں کی فراہمی کیلئے رجوع فرمائیں
Tel:6211550 Fax 047-6212980
Mob:0333-6700663
E-mail:ahmadtravel@hotmail.com

اک قطرہ اس کے فضل نے دریا بنا دیا
NASEEM JEWELLERS
23K/22K JEWELLERY SUPPLIERS
پروپرائٹر: میاں وسیم احمد
فون دکان 6212837
Mob:03007700369
اقصیٰ روڈ ربوہ

126 سالہ شجر سایہ دار

دُور ہے اس سے خزاں اب مسکراتی ہے بہار
ایک سو چھبیس سالوں کا شجر یہ سایہ دار

پیارے آقا نے جو بویا تخم اپنے ہاتھ سے
آبیاری خون سے کرتے رہے پھر جاں نثار

اُس مرید باوفا کا نام نامی ہے ”لطیف“
رحمتیں ہوں اس پہ حق کی بے حساب و بے شمار

خون شہزادے کا جس دم کشت الفت میں گرا
احمدیت کے چمن میں آ گئی تازہ بہار

”نور دیں“ کے نور کا چمکا ستارہ اس طرح
ظلمتوں کی شب کا دامن بھی ہوا ہے تار تار

”حضرت فضل عمرؓ“ فہم و فراست کا نشاں
کانِ علم و فضل تھا اور قیدیوں کا رستگار

”ناصر دیںؒ“ امن کا شہزادہ الفت کا سفیر
ابتلاؤں میں بھی تھا وہ صبر کا اک کوہسار

”حضرت طاہرؒ“ خدا کا شیر ہر میدان میں
کامیاب و کامراں دیکھا بفضل کردگار

”حضرت مسرورؔ“ صلح و آشتی کا ہیں نشاں
امن عالم کے لئے بے چین ہر پل بے قرار

چار جانب اس طرح پھیلی نوائے قادیاں
نیک فطرت کے لئے صدہا نشاں لیل و نہار

لہلہاتا پیڑ ہے یہ آندھیوں میں بے خطر
دیدۂ بینا! نشاں آئیں نظر تجھ کو ہزار

احمدیت کا شجر پھولے پھلے ہر پل ندیمؔ!
نیک فطرت جلد ہی کھائیں گے اب اس کے ثمار

انور ندیم علوی

ستار جیولرز
سونے کے زیورات کا مرکز
حسین مارکیٹ ریلوے روڈ ربوہ
طالب دعا: تنویر احمد
047-6211524
0336-7060580

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ
DISCOUNT MART
Parfumes, Hoisery, Facials
Cosmetics, Jewelry
@ Reasonable Prices
0343-96166699, 0333-9853345
Malik Markeet Railway Road
RABWAH

PREMIER EXCHANGE
Formaly Jakarta Currency
Director: Adeel Manzar
State Bank Licence No 11
EXCHANGE CO, 'B' PVT.LTD
Ph: 042-37566873
37580908, 37534690
Fax: 042-37568060
Mobil: 0333-4221419
DEALS IN ALL FOREIGN CURENCIES
Shop # 31, Ground Floor, Latif Center, (Jewelry Market) Ichra Lahore

تمام بینکوں سے لیزنگ کی سہولت بھی موجود ہے۔ ہر قسم کی نئی گاڑیاں کیش اور لیزنگ پر دستیاب ہیں۔
لطیف موٹرز
قائم شدہ 1968ء
22 کوئینز روڈ لاہور
فیکس: 042-36368962
فون آفس: 042-36368961-36371281-36374548
Email:latifmotors@yahoo.com
طالب دعا: عامر لطیف ابن میاں عبداللطیف

Widezone
INTERNATIONAL
IMPORTERS, EXPORTERS & MANUFACTURERS
OF HIGH QUALITY KNITTED GARMENTS

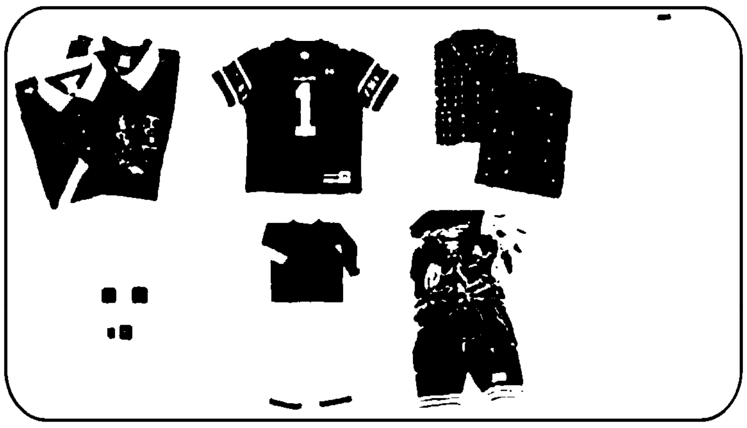

SH. M. NAEEM-UD-DIN
C.E.O.
0321-6966696
SH. BASHIR-UD-DIN AHMED
0321-9660178
P-94, Ashrafabad, Seheikhupura Road,
Near Muslim Commercial Bank, Faisalabad-Pakistan.
Tel: +92-41-8786595, 8786596 Fax: +92-41-8786597
Cell: +92-321-6966696 E-mail: ahmad@widezone.com
Web: www.widezone.com

TURBO
The Family Shop
For The Complete Home
Molding Plastic
into
Miracles
Thermoplas (Pvt) Ltd
E-12/A, Site, Karachi. Call: +92- 21-32574766-68
info@thermoplas.com www.thermoplas.com

حَلَال
HALAL
Shezan
Jams, Jellies and Marmalades
Shezan
SWEET ORANGE
MARMALADE
Natural Goodness
PRODUCT OF PAKISTAN
With added Fruit Chunks
An ISO 9001, ISO 22000 & HACCP Certified Company
www.shezan.biz